

کتاب کا نام

القول المعتمد ان سيدنا معاوية مجتهد

تحقيق سمير القادري الحنفی

ترتيب نعمان علي عطاري

مسلك حق الاسلام وجماعت

پیشی لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قارئین آجکل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے عام سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کے لیے کچھ لوگ طرح طرح کے ہر بے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم نے فیس بک پر دیکھا کہ کچھ لوگ لفظ بغاوت کو لیکر خال المؤمنین کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ حقیقت کہ بالکل برعکس ہے تاریخ دمشق ج ۵۹ میں یہ روایت سند صحیح کے ساتھ موجود ہے کہ سیدنا امیر معاویہ قصاص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطالبہ کر رہے تھے اور جو ہم نے اس کے اندر اسکیں لگائے ہیں وہ اسی کو واضح کر رہے ہیں انشاء اللہ قارئین اس کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں یہ صرف امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام ہے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے

امام ابو بکر اسماعیلی لکھتے ہیں آئمہ حدیث صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور بُری باتیں ان پر نہیں تھوپتے

اعتقاد ائمة الحديث

الرازق الله

وإن الله تعالى يرزق كل حي خلق رزق العلاء الذي به قوام الحياة ، وهو يضمه الله لمن آفاه من خلقه ، وهو الذي يرزقه من حلال أو من حرام ، وكللت رزق الزينة الفاضل عما يحيا به .

الله خالق الشياطين ورسولهم

ويؤمنون بأن الله تعالى خلق الشياطين لئلا يفسدوا للأمة ويهدوهم ويغروهم ، وأن الشيطان يخطئ الإنسان .^(١)

الحر والسحر

وأن في الدنيا سحرة وسحرة ، وأن السحر واستعماله كفر من فاعله ، معتقدا له ، فاعلا ضارا بغير إذن الله .

مجانة البدعة

ويرون مجانة البدعة والآثام ، والفقر ، والتكبر ، والمعجب ، والخيانة ، والدغل ،^(٢) والسعاية ،^(٣) ويرون كف الأذى وترك الغيبة إلا لمن أظهر بدعة وهو يدعو إليها ، فالقول فيه ليس بغية عندهم .

تعلم العلم

ويرون تعلم العلم وطلبه من مظانه ، والحد في تعلم القرآن وعلومه وتفسيره ، وسماح من الرسول ﷺ وجمها والتفقه فيها ، وطلب آثار الصعابة .

الكف عن الصحابة

والكف عن الواقعة فيهم ، وتناول التبرج عليهم ، ويكلوهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عز وجل .

(١) كما قال تعالى : الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من البرة ٢٧٥ .

(٢) الدغل : هو الذي يجرى الشر ، النظر فذهب الله به / ٧١ .

(٣) السعاية والسبحة بين الناس .

صحابہ کے بارے میں اپنی زبان بند رکھو

اعتقاد ائمة الحديث

أبو بكر الإسماعيلي

دعاگو

نعمان عطاری

رضى الله تعالى عنهم اجمعين

ويتوجه في هذا الحديث الكلام في دعاء الصحابة وقتالهم . وللتاس في ذلك غلو
وإسراف ، واضطراب عن المقالات واختلاف ، والذي عليه جماعة أهل السنة والحق :

(٢) من ح (٣) البخاري ، ك الديات ، ب قول الله ﴿ وَمَنْ أَحْيَاهَا ﴾ ٩ / ٥ .

(١) من ح - (٥) الأعمام : ٧٩

(٦) سبق في ك الإيمان ، الأحاديث من (٣-٢-٨-٢) .

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

حسن الظن بهم والإسباك عما شجر بينهم ، وطلب أحسن التاويل لفعلهم ، وأنهم مجتهدون غير قاصدين للمعصية [والجاهرة]^(١) بذلك ، وطلب صحت^(٢) للذنب ، بل كل عمل على شاكلته ، وبحسب ما أدته إليه اجتهاده ، لكن منهم الخطئ في اجتهاده ومنهم المصيب ، وقد رفع الله [الحجة]^(٣) الحرج عن المجتهد الخطئ في فروع الدين ، وضعف الأجر للمصيب . وقد وقف الطبري وغيره عن تعيين الحق منهم .

شرح صحيح مسلم القاضى عياض
المسمى

الحمد للمعلم بفوائد مسلم

عبدلغلام الحانوتی ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض التمیمی

تہذیب

تحقيق
الدكتور نجيب السماويل

الجزء الثامن

دعا گو

نعمان عطاری

مجدد الف ثانی

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں کہ عمر بن عبد العزیز؟

تو فرمایا نبی پاک ﷺ کی معیت میں جو امیر

نقل کرتے ہیں

معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہونے والی گرد بھی کٹنی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہے

جلد اول

187

اردو ترجمہ کتابات جلد اول حصہ دوم

مکتوب نمبر (۶۶)

یہ مکتوب بھی خان اعظم کی طرف صادر فرمایا۔

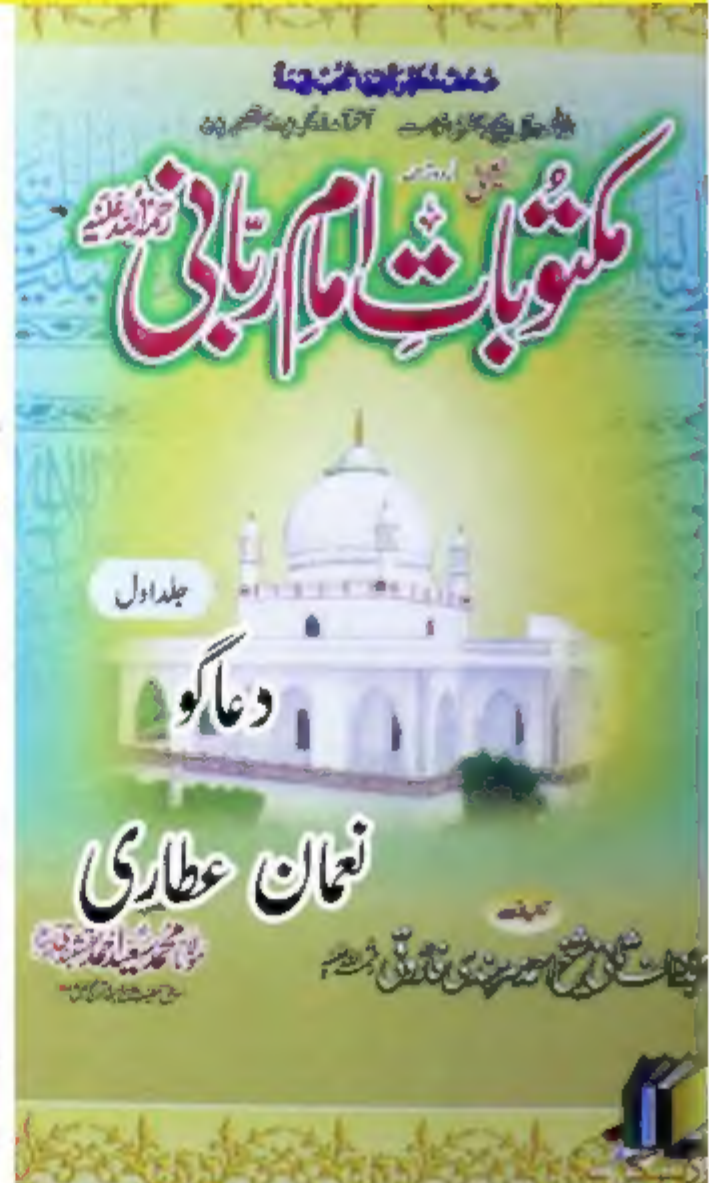
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی مدح و ثنا اور اس طریقہ صحابہ کرام ان کے صاحب اور ان پر صلوة و سلام کے ساتھ مناسبت اور صحابہ کرام کی باقی تمام دوسروں پر فضیلت کے بیان ہیں اگرچہ پلوئس قرنی یا عمر بن عبد العزیز مردِ عالی ہی کیوں نہ ہوں۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔

حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ سرانام کا طریقہ نہایت کے ابتدائے میں اندراج پر مبنی ہے۔ یہ ساری طریقہ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں (صحابہ کرام) کو حضور سرور عالم و علیہم الصلوٰات والتسلیمات کی پہلی ہی صحبت میں وہ کچھ بصر آ گیا کہ اولیاء امت کو نہایت اہلیت میں جا کر اس کا کمال کا تھوڑا سا حصہ ہاتھ آتا ہے۔ لہذا وحشی رحمۃ اللہ علیہ قائل حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جسے ایک ہی مرتبہ ابتدائے اسلام میں صحبت سید اولین و آخرین علیہ علی آلہ الصلوٰات والتسلیمات کا شرف نصیب ہوا۔ پلوئس قرنی سے جو خیر الالبین سے افضل قرار پایا۔ اور وحشی کو حضور خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰة والسلام کی اول صحبت میں جو کچھ بصر آ پلوئس قرنی کو اپنی خصوصیات کے باوجود انتہاء میں میسر نہ ہوا۔ تو لازمی طور پر زمانوں میں بہترین زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔ کل غم نے دوسروں کو بھجوا دیا ہے۔ اور ان کے درجے کی دوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا: ”امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبد العزیز؟“ تو آپ نے جواب دیا ”وہ مبارک جو حضور علیہ الصلوٰة والسلام کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا۔ وہ کسی مرتبہ عمر بن عبد العزیز سے افضل ہو سکتا ہے۔ تو ناچار ان حضرات کا سلسلہ سلسلہ الذہب قرار پایا۔ اور اس طریقہ (نقشبندیہ) عالی کی فضیلت و بزرگی دوسرے تمام سلسلوں پر صحابہ کرام کے زمانے کی دوسروں کے زمانہ پر فضیلت کی طرح مضبوط دلائل سے ثابت ہو چکی ہے۔

وہ جماعت جسے آغاز ہی میں کمال فضل سے حصہ ملا کر دیا گیا ہو ان کے کمالات کی حقیقت پر دوسروں کا



محدث امام ابو زور نے اسے کہا کہ معاویہ کا رب رب رحیم ہے اور معاویہ کا یہ مقابل (علی) کریم ہے تو ان دونوں کے درمیان کیوں گھستا ہے

ثابت بن یحییٰ بن یوسف الزمری (۱) قال:

رأیت علی بن ابی طالب فی المنام فقال لی: یا یحییٰ، ادع لی معاویة، فقلت: یا أئیر المؤمنین، وما تصنع بمعاویة؟ قال: أزوجه ابنتی، وأتزوج ابنته، وذكر كلاماً، قال یحییٰ بن یوسف: فحدثت به عیسیٰ بن یونس فاستحسنه.

أخبرنا أبو القاسم زاهر بن طاهر، أنا أبو الحسن عُبَید اللہ بن مُحَمَّد بن إسماعیل بن مُحَمَّد بن یحییٰ بن منذر، أنا أبو بکر عبد المیز بن عبد الواحد بن مُحَمَّد بن مُذَرَّة (۲)، قال: قال أبو علفی شعبة الحافظ أَخمد بن الحسن قال أبو القاسم ابن أخی أبی زُرعة الرازی (۳):

جاء رجل إلی علفی أبی زُرعة فقال له: یا أبا زُرعة، أنا أبغض معاویة، قال: لِم؟ قال: لأنه قاتل علی بن ابی طالب، قال: فقال له علفی: إن رب معاویة رب رحیم، وحصل معاویة خصم کریم، فأبش دخولک أنت ینهما - رضي الله عنهم أجمعین -

أخبرنا أبو الحسن بن فیس - نا - وأبو منصور بن خیرون، أنا - أبو بکر الخطیب، أخبرنی الحسن بن مُحَمَّد الخلال، نا عبید اللہ بن عثمان الصفار، نا أبو القاسم إسماعیل بن إبراهیم بن آرة الققیة، حدثنی أبی قال: حضرت أَخمد بن حنبل وسأله رجل عما جرى بین علی ومعاویة، فأعرض عنه، فقلت له: یا أبا عبید اللہ، هو رجل من بني هاشم، فأقبل علیه فقال: اقرا: ﴿فَلَمَّا لَمَہُ قَدْ خَلَّتْ، لَهَا مَا كَسَيْتَ وَلَكُمْ مَا كَسَيْتُمْ، وَلَا تَأْتُونَهَا كَاتُوا یَمْلُون﴾ (۴) (۵).

أخبرنا أبو الحسن السلفی، أنا أبو الحسن بن ابی الحدید، أنا جدی، أنا أبو الدحلاح، نا أَخمد بن عبد الواحد، نا مُحَمَّد بن کثیر، عن الأوزاعي (۶) قال:

سأله رجل الحسن بن علی وعثمان، فقال: كانت لهذا سابقة، [لهذا سابقة] (۷) وكانت

(۱) بدون [عجم بالأسل رد، واراد، وم، وقرئها فی م حبة، والصواب ما أثبت، ترجمته فی لسان الکامل ۲/۲۶۹.

(۲) رواه ابن کثیر فی البایة والنهاية ۸/۱۳۹ من طریق ابن عساکر.

(۳) رواه ابن کثیر فی البایة والنهاية ۸/۱۳۹.

(۴) رواه الذہبی فی سیر الأعلام ۳/۱۶۲، وبنی علفی، وابن کثیر فی البایة والنهاية ۸/۱۳۹.

(۵) زیادة النصحاء السابق من سیر الأعلام والبیایة والنهاية.

تاریخ
 مِلکِ پَر دَمَشَقِ لَمَا

وذكر فضلها وتسمية من عاصم من الأمراء أو أعيان

بخواصها من ولد ديمها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبو القاسم علي بن الحسن
 ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساکر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

مجمع المؤلفين والكتاب

مجموعة التايعة والخسوة

معالي - مغيب

دار الفكر

الطبعة الأولى: ١٩٨٥

دعا کا طالب
 نعمان عطاری

امام بدرالدین عینی فرماتے ہیں برحق نظر جس پر اہلسنت قائم ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کے مابین ہونے والے اختلافات کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے ان کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے اور یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ مجتہد تھے

۲ - صحیح البخاری / باب (۱۲)

بيان المعاني والأحكام: قوله: «والنصر هذا الرجل» يعني: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه، ووقع في رواية الإسماعيلي يعني: علياً، ووقع البخاري في الفن: «أريد نصرة ابن عم رسول الله ﷺ». وقال الكرماني: وقيل: يعني عثمان، رضي الله عنه، قلت: هذا بعيد، ويرد ما في الصحيح. قوله: «إذا تلقى المسلمان مسلميهما» وفي الرواية الأخرى: «إذا توجه المسلمان»، أي: إذا ضرب كل واحد منهما وجه صاحبه، أي: فاته وجملته. قوله: «والقاتل والمقتول في النار» قال عياض وغيره: معناه إن جازعما الله تعالى وعاقبهما كما

عقيدہ اہلسنت صحابہ کرام کے درمیان
جو معاملات ہوئے اجتہاد پر مبنی تھے

الحديث، والحديث الذي ذكره في الصحيح... الحديث، وقال هؤلاء: لا يقاتل، وإن دعوا عليه وطلبوا قتله، ولا يجوز له المداغة عن نفسه لأن الطالب مقاتل، وهذا مذهب أحد بكة وغيره، وغيره طوائف، أحد سجد مثله عبد الله بن مسعود

قال الأولون لظهور الفساد واستطالوا، والحق الذي عليه أهل السنة الإمساك عما شجر بين الصحابة، وحسن الظن بهم، والتأويل لهم، وأنهم مجتهدون متأولون لم يقصدوا معصية ولا محض الدنيا، فمنهم المخطيء في اجتهداه والمصيب، وقد رفع الله الحرج عن المجتهد المخطيء في الفروع، وضعف أجر المصيب، وتوقف الطبري وغيره في تعيين المصحق منهم، وصرح به الجمهور وقالوا: إن علياً رضي الله عنه، وأشياعه كانوا مصيبين إذ كان أحق الناس بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.

بها، وأفضل من علي وجه الدنيا حينئذ.



اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں امیر معاویہ اول ملوک اسلام ہیں کیونکہ اس کا اشارہ توہرات مقدس میں موجود ہے اور ان کی سلطنت رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے ان سے دشمنی رسول اللہ ﷺ سے دشمنی ہے ان کو ایذا دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔

حضرت امیر محمد بن قسطلان ملوک اسلام اور سلطنت محمد بن قسطلان بادشاہ ہیں، کسی کی طرف قور باحقوس میں اشارہ ہے کہ مولانا بیکتو و مہاجر تلمیذیہ و مذکرہ بالکلام۔

ہوئی یا آخر تمام مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میں پیدا ہو گا اور بعد یہ کہ ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔
(تو اس پر مولا نے یہ کیا ثبوتی؟ اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ غیر حمزہ رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اعلیٰ یوم الدین کو خلافت کر دیا اور تمہارے کان میں (عقلہ کے رسول نے) چپ چاپ ایک دیا کہ اصحابی سے ہمارے سر ہو
اور آیت میں خمیرہ کے صدیق الیٰہ لوگوں کے سوا اور دوسرے صحابہ (جو حق تعالیٰ کے اسے خوارج (اور اسے رافضی)
و ختم ہو گئے۔ اور عیاذ باللہ (انہیں) انہیں میں سے یاد کرنے لگے (اور شو شہ جنت سے) نہ یہ جانا کہ یہ وہ خشی اور حیثیت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ خشی ہے اور اس کی ایذا حق جہاد کے تعالیٰ کی ایذا (اور جہاد کا داخلی تہاب جس کی منزل
مگر اسے اللہ (تبارک و تعالیٰ) رحمت والی رحمت اور بخشنی والی رحمت اس پاک فرقہ علی سنت و جماعت پر جس نے میرے محبوب صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب ہم رفیقوں اور کلمات صحبت کے کل چیزوں کو (جیسا پیش کشی استیفاء کے بغیر) حکم تعظیم و ایصال
(اور نظر تحقیر و توقیر) سے (پکڑنا پناہ شہادہ و دار (اپنی خلافت (و حکمت) کو لیا اور سب کو پناہ و دولت کے ستارے کے بار قلب حرمت کے

حضرت امیر معاویہؓ کو نول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے کچلے بادشاہ ہیں اسی کی طرف تو راہِ مقدس میں اشارہ ہے کہ مولدہ بتمکۃ ومہاجرۃ طویۃ ومنکۃ بالشارح۔

دو نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔
(تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) وغیرہم رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم ائی یوم الدین کو خدایا اور تمہارے کان میں (اللہ کے رسول نے چپ چاپ) کہہ دیا کہ اسخانی سے ہماری مراد
اور آیت میں ضمیر ہمہ کے مصداق ان لوگوں کے سوا (اور دوسرے صحابہ) ہیں جو تم ان کے اے خوارج (اور اسے ردافض)
دشمن ہو گئے۔ اور عیاذ باللہ (انہیں) لعن ملعن سے یاد کرنے لگے (اور شوخی بخت سے) نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی ہے اور ان کی ایذا حق تبارک و تعالیٰ کی ایذا (اور جہنم کا دائمی عذاب جس کی سزا

[illegible]

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

دعا کا طالع
پاکستان (۵۴۰۶۰)
نجمان عطاری

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں
 اہلسنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے باہمی
 اختلافات کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۹۷ - کتاب الفتن

۳۴

جہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من
 ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، وانفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من
 الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأثم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا
 الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في
 كتاب الأحكام ، وحمل هؤلاء الوحيد المذكور في الحديث على من قاتل بغية تأويل سائغ بل بمجرد طلب الملك ،
 ولا يرد على ذلك منع أبي بكر الأحنف من القتال مع علي لأن ذلك وقع عن اجتهاد من أن يحسب أنه أداه إلى
 الامتناع والمنع احتياطاً لنفسه ولحقه ، وسيأتي في الباب الذي بعده مزيد بيان لذلك إن شاء الله تعالى ، قال
 الطبري : لو كان الواجب في كل اختلاف يقع بين المسلمين الحرب منه بلزوم القتال وكسر السيوف لما أقيم حد ولا
 أبطل باطل ، ولوجد أهل التسوق سبيلاً إلى ارتكاب المحرمات من أخذ الأموال وسفك الدماء ومنع الحرم
 بأن يأمروهم ويكتب المسلمون أديب عنهم بأن يقرروا هذه فتنة وقد تنبأ عن القتال فيها وهذا عاقبة للأمر بالأخذ

دعا کا طالب
 نعمان عطاری

فَتْحُ الْبَارِي

شرح صحيح الإمام أبي بكر بن عبد الله بن محمد بن عثمان بن أحمد بن علي بن حجر

الإمام الحافظ
 أحمد بن علي بن حجر
 العسقلاني
 ۷۷۳ - ۸۵۷

تمام صحابہ کرام مجتہد تھے اس لیے
 ان جنہوں نے اجتہاد پر غلطی کی ان کو ایک اجر ملے گا

۹ - کتاب الفتن

۳۴

جہور الصحابة والتابعين إلى وجوب نصر الحق وقتال الباغين ، وحمل هؤلاء الأحاديث الواردة في ذلك على من
 ضعف عن القتال أو قصر نظره عن معرفة صاحب الحق ، وانفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من
 الصحابة بسبب ماوقع لهم من ذلك ولو عرف الحق منهم لأثم لم يقاتلوا في تلك الحروب إلا عن اجتهاد وقد عفا
 الله تعالى عن الخطيئة في الاجتهاد ، بل ثبت أنه يؤجر أجراً واحداً وأن المصيب يؤجر أجرين كما سيأتي بيانه في

وہم ائمہ و
 دایمہ ائمہ و
 جگہ فدا

فأخرج الطبري بسند صحيح عن حسين بن عبد الرحمن عن عمرو بن بجران قال : قلت له رأيت أمثال الأحكام
 ما كان ؟ قال : سميت الأحنف قال : حينئذ فإذا الناس يمشون في وسط المسجد - يعني النبوي - وهم على الرء
 وظلمة وسد إذ جاء عثمان ، فذكر قصة متشابهة لهم في ذكر مناقبه ، قال الأحنف : فقلت طلحة والزبير فقلت
 أن لا أرى هذا الرجل - يعني عثمان - إلا مقتولاً ، فن تأمراني به ؟ قال : على ، فقدمنا مسكة فقلت عائشة و

الكتب السنية

رضی اللہ تعالیٰ عنہم
ابن خلدون لکھتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو
معاملہ ہوا اس میں ان کا طریقہ اجتہاد تھا اور ان میں سے کوئی بھی باطل پر نہیں تھا

عقود ان کے درمیان ۲۲۵
دنیا کی کثرت اسراف کی حیثیت سے قابل خدمت ہے اگرچہ دنیا کی کثرت قابل خدمت ہے لیکن یہ ایسا
وقت ہے جبکہ اسراف ہو اور انسان درمیانی راہ سے ہٹ جائے اور اگر لوگ درمیانی راہ پر ہوں اور ان کے مصارف حق کی راہ
میں اور صحیح طریقوں پر ہوں تو ان کے لیے یہ دنیا کی کثرت راہ حق پر اور آخرت کے حاصل کرنے پر مددگار ثابت ہوگی پھر
جب رفتہ رفتہ دنیا کی کثرت سے غافل ہو جائیں تو ان کی جگہ لے لی جیسی ان
کے لیے ہے

عظیم الرضوان
تمام صحابہ کرام
عادل ہیں

یہ ہمارے ہمارے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے ان کے
مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا
مذہب دوسرا تھا۔

دعا کا طالب
نعمان عطاری
مقدمہ
ابن خلدون
فلسفہ تاریخ تمدن، موارض تمدن پر جامع بحث
اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

فتنہ کے زمانے میں صحابہ کا طریقہ حق و اجتہاد تھا جب حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان فتنہ نے سراٹھایا
جو مصیبت کا لازمی نتیجہ تھا تو اس میں بھی صحابہ کرام کا طریقہ حق و اجتہاد تھا ان کی باہمی جنگ کسی نوعی غرض سے یا باطل کو ترجیح
دینے کے لیے یا کینہ و عداوت کی وجہ سے نہ تھی جیسا کہ بے ادب اور وہی حضرات گمان کرتے ہیں اور بے دین و فہم یہی رائے
قائم کر لیتے ہیں لیکن حقیقت میں بات یہی تھی کہ حق میں ان کا اجتہاد مختلف تھا اور اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق ہر ایک دوسرے
کو غلطی پر سمجھتا تھا اور وہ حق ہی کے لیے لڑتے تھے اگرچہ حضرت علی کا اجتہاد صحیح تھا اور حضرت معاویہ کا اجتہاد غلط تھا۔ تاہم
جنگ پر حضرت معاویہ باطل کے ارادے سے قائم نہ تھے بلکہ حق کے ارادے سے قائم تھے۔ یہی حال اس زمانہ کے تمام
مسلمانوں کا تھا کہ اپنی اپنی رائے کے مطابق سب حق پر قائم تھے باطل کی طرف کوئی بھی جھکا ہوا نہ تھا فرق اتنا تھا کہ کسی کا
اجتہاد صحیح تھا اور کسی کا غلط اور بہتہ کو غلطی پر بھی ثواب ملتا ہے۔

نفس امارت
۳۲۱

عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں گستاخ صحابہ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر مولوی بنے ہوئے ہیں ورنہ زمانہ سلف میں حضرت امیر معاویہ پر طعن کرنے والا غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الغیر کا خلاصہ

13

بسم اللہ

کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا طہین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسان ہے مگر دور حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلا، جہاں، کلا، سندھ، سرحد، مولوی اور ان کے مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ

الغیر کا خلاصہ

13

بسم اللہ

کی طہارت، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اخلاص اور اولیاء کا طہین کے مقام کی حقیقی محافظ و پاسان ہے مگر دور حاضر کے اہل سنت و جماعت کی مذہبی کمزوری اور دین سے لاتعلقی کی بنا پر، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے گستاخ نہ صرف خود کو سنی کہلاتے ہیں بلکہ سنیوں کے پیر، مولوی اور ان کے مساجد بنے ہوئے ہیں، ورنہ زمانہ سلف میں حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طعن کرنے والا گستاخ اور غالی شیعہ سمجھا جاتا تھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسماء الرجال کی مشہور کتاب میزان الاعتدال،

ج 1 ص 6 پر لکھتے ہیں۔

”زمانہ سلف میں غالی شیعہ وہ سمجھا جاتا تھا جو حضرت عثمان، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام پر نکتہ چینی اور ان کی بد گوئی کرتا تھا۔“

اِنَّ الدِّينَ كُلَّهُ مَعَ الْاِسْلَامِ فَقُولُوا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالٰی

ماکان

فصل فی

سینا امیر معاویہ

اصحاب حق کو

نظر میں

فضائل از قرآن و حدیث

اکابر اہلسنت کے نظریات

مطالعن کا تحقیقی راز

عزیز میرزا

عزیز میرزا

پیشکش نعمان عطاری

ہے کہ مولا علی حق پر تھے اور دوسرے اصحاب کی خطا اجتہادی تھی اسی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام ہے

[illegible]

نعمان علی عطاری

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ النساء

وقت اول مقدم

وَمِنْ تَرْجُمَاتِهِ ۱۷۲۷

اور ان لڑائی جھگڑوں کو جو اُن کے درمیان واقع ہوئے ہیں نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیے اور تمہو
تقصیب سے دور سمجھنا چاہیے کیونکہ ان کی مخالفتیں اجتہاد و تاویل پر مبنی تھیں نہ کہ ہوا و موس پر
جیسا کہ جمہور اہل سنت کا موقف ہے۔ لیکن جاننا چاہیے کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ
کے خلاف لڑنے والے خطا پر تھے و رَحَقْ حضرت امیرؒ کی جانب تھا لیکن چونکہ یہ خطا خطائے
اجتہادی ہے اس لئے ملامت سے دُورا و دو اخذہ سے بری ہے جیسا کہ شارح مواقف آمدی علیہ

ملا علی قاری فرماتے ہیں معاویہ عدل اعلیٰ فضل اور بخیر صحابہ میں سے ہیں یہی بات ان کے درمیان جو جگہیں ہوئیں وہ سارے معاملات اجتہاد پر مبنی تھے اور وہ سب اپنے اجتہاد کو درست اور جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان صحابہ کو مجتہدانہ مرتبہ حاصل تھا

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
کتاب الفقہ

افضلیت صحابہ
شرح مسند ابی یوسف
سب سے افضل خلفاء و ائمه
کے بعد حضرت ام قاری
و تمام صحابہ ہیں جس کو مشرک
مشرک نہ سمجھا۔ میں اس کے بعد وہ انصار صحابہ ہیں۔ دوسرا مرتبہ بیعت
صحابہ کرام کے درمیان جو معاملات ہوئے
اجتہاد پر مبنی تھے حسب صحابہ اپنے آپ
کو درست سمجھتا تھا

واضح رہے کہ حضرت معاویہ عدل و اہل فضل اور بخیر صحابہ میں سے ہیں، ان کے بارے میں کوئی بھی برا خیال رکھنا یا ان کی شان میں کوئی بھی ایسی بات کہن جو مرتبہ صحیبت کے منافی ہو، اسی طرح مسموع ہے، جس طرح دوسرے صحابہ مجتہدانہ مرتبہ سے محروم ہیں۔
یہ بات کہ بعض صحابہ مجتہدانہ کے درمیان جو باہمی نزاع ہوا، یا باہمی جنگ و جدال کی نوبت آئی، تو اس پر بحث و تمحیص کرنا اور اس سے کوئی نتیجہ نکال کر کسی کی تنقیص کرنا ہمارا مقام نہیں۔

وہ سارے معاملات ان کے اپنے اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی صحابی ایسا نہیں تھا جس نے ان معاملات میں نفسانی تقاضوں، یا دنیاوی اغراض کے تحت شرکت کی ہو۔ وہ سب صحابہ اپنے اپنے موقف کے درست اور جائز ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے، اور اپنی باتوں و تنازعات کی تاویل کرتے تھے، چونکہ ان صحابہ مجتہدانہ کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا، اور مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے تھے، اس لئے ان کے ان تنازعات کی بناء پر ان میں سے کوئی عدول کے مرتبہ سے خارج نہیں ہوگا، اور نہ اس کی حیثیت و مقام میں کوئی نقص آئے گا۔ کیونکہ ان صحابہ مجتہدانہ کو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل تھا جیسا کہ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کو مسائل میں مجتہدانہ مرتبہ حاصل رہا۔ اہل سنت والجماع کا مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں زبان کھولتے وقت حق درجہ جائے، ان کے حق میں منہ سے وہی بات نکالی جائے جو تریف اور بھلائی کی ہو۔

انجام علی عطاری 11

KitaboSunnat.com

امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

تَعْلَمُ التَّعْيِيرُ: اذنت کا بھرنے کی طرح تیز چلنا۔
کبھی بھرنے کی شرارت اور دجاعت کے پیش نظر کیسے فحش کو بھی
بغل کہہ دیا جاتا ہے۔

ب ب غ ی

الْبَغْيُ کے معنی کسی چیز کی غلبہ میں درمیانی شدہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا ہے۔ خواہ تہاڑ کر کے یا نہ۔ اور بغی کا استعمال کیت اور کیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بَغْيَتِ الشَّيْءِ وَانْتِغَتِ کسی چیز کے حاصل کرنے میں جائز حد سے تجاوز کرنا۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿لَعْنَةُ اَبْعَثَ الْيَتَةِ مِنْ قَبْلِ﴾ (۹۶:۹) یہ پہلے کی طالب فساد ہے۔

﴿يَعُوْذُكُمْ الْيَتَةِ﴾ (۹۷:۹) تم میں فساد اور اوائے کی عرض ہے۔

یعنی دو قسم پر ہے۔ محور یعنی عدل و انصاف سے تہا اور

ہزار ہونا کے ہیں۔ یہ خُب کی صمد ہے۔ جس کے معنی کسی پسندیدہ چیز کی طرف دل کا مائل ہونا کے ہیں، کہا جاتا ہے۔ بعض (من) الشيء مُعَصِفٌ وَمُعَصِفٌ (ن) بعضہ قرآن پاک میں ہے۔

اور ہم نے ان کے ہاتھ عداوت اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَدْبُرَنَّ عَلَيْكُمْ الْمَقَادِيرَ﴾
وَالْبَعْضُ ﴿١٩:٥﴾ شيطان تو یہ پہنچاتا ہے کہ شراب
اور جوئے کے سبب تمہارے جسم میں دشمن اور عجز
ڈال دیا ہے۔ اور حدیث پاک میں ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ
يَعْصُرُ الْعَبْرَثَ وَالْمُعْتَمِرَ وَيَكْبِدُ الْقَوَائِلَ
بِدَلَامٍ كَأَنَّهُ دِيْنٌ وَاسِعٌ﴾ یہاں نفس کا
لفظ یوں کر اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ اگر کوئی ایسی سے چٹا
فیضان اور لڑائی جھگڑا روک لیتا ہے۔ *

ب ب غ ی

اَلْبَغْيُ: کے معنی کسی چیز کی طلب میں درمیانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں۔ خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغْيُ کا استعمال کیت اور کیفیت یعنی قدر و وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے، کہا جاتا ہے۔

بغضاء کران پال میں ہے۔

﴿وَالْقِيَامَ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے
لیے ڈال دیا ہے۔

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُزَيِّعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْغِلْظَةَ﴾ (۹۱:۵) شیطان تو میرا ہوتا ہے کہ شراب



अथर्ववेदः

امام اصفہانی فرماتے ہیں لفظ باغی کے معنی ہیں کسی چیز کی طلب میں میانہ روی اختیار کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ

﴿مفردات القرآن ج ۱﴾ 129

بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے
بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

حضرت معاویہ حضرت عثمان کا
قصاص طلب کر رہے تھے
بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے

بغضاء قرآن پاک میں ہے
﴿وَالْقِيَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ (۶۳:۵)
اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے



امام نووی فرماتے ہیں اصحاب (شافعیہ) متفق ہیں باغیوں کو
فاسق نہیں کہا جائے گا لیکن وہ مخطی ہیں اور نہ ہی گناہگار کہا جائے گا

۳۱

من بقی الی

حکۃ
زنجار
تک
یکر
دہ
کور
انتج
وشہ
الہ
شی
کام
مری
تک
ملک
میل
البدیہ
الحدیث
السلام
سنہ
ون
نشر

ذلک ما کنا نبی (وافق أصحابنا علی
البیۃ اذا وجدت شروط تسمیہم أنهم
بیۃ یسوا فسا قالکنہم مخطئون فی شہہم
وتأیلمہم واختلف أصحابنا فی أنهم عصاة
أم لا مع اتفاقہم علی أنهم یسوا فسقة ومن
قال یعصون قل لیست کل معصیۃ فسقا
والبغی فی الایۃ التعمدی والاستطالۃ *

﴿بقی﴾ البقی معروف الواحدۃ بقۃ قال
الزجاج البقی کثیر الکلام *

﴿بقی﴾ البقی معروف قال الزجاج

دعا گو
سمیر القادری
نعمان علی

مہذب الاسماء واللغات

للإمام العلامة الفقیہ الحافظ
أبی دکرریا عی الدین بن شرف النووی
(المتوفی ۶۶۱ ھ ۱۲۶۱ م)

الجزء الأول من القسم الثاني
قبول علی غیر نسخہ
میت بخشرہ وتصحیحہ والتعلیق علیہ ومقابۃ أصولہ شركة الطابعۃ
امارة الطابعۃ البیروتیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت معاویہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے اور آپ مجتہد
تھے جس کی وجہ سے آپ پر لعن طعن سخت حرام ہے...

امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب
کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۶

من باق لی بل

ما یسئلہ وأصل یسئ من قولهم یسئ
(بکر) قال: مشارق الانوار والکثرة

والبنی الظلم . وقیل لمجاوزته الحد الم شروع
وقیل لطلبه الاستعلاء علی الامام من قولهم
بغیت کذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال
ذلك ما کنا نبی) واتفق أصحابنا علی

المرعة •

(قوله) قال الرجاء فی کتاب فعلت
وتمت يقال بل مريض من مرضه بل
يولد وبنه بلا وسئل استلالا •
(قوله) قال سيوهري الدولة والبيعة
بكسر الله فيهم، والبيعة بسجدة، وتشديد
البيه والقوى والملاء وحققوا جميع الدلائل
وبلاء الله تعالى بلاء، وأبلاء، إبلاء، حصا
وابتلاء، اختبره والنبى الاحبار ويكون
البلاء الذى هو الاختبار فى الخير والشر

المرعة اذا وجدت شروط اسميتهم اسم
• • • يسوا فاعالكنهم معطوفون في شبههم
وتأنيدهم والاصحاب أصحاب فى أنهم عصاة
ثم لا مع لعاقبهم عن أنهم بسوء حقيقة ومن
قال يقتضون قال است كل معصية فسقا
والبنى فى الالة الندى والاستطالة •
(قوله) الذى معروف انو حدة بقية قال
الرجاء الندى كثير الكلام •
(قوله) القل معروف قال الرجاء
يقول وجه الامام واصل أى مرحلت لحينه •

مختار
الاستيعاب والاداء

للإمام العلامة الفقيه
أبى نصر بن محمد بن
(الوفى سنة ٦٦٦ هـ)

الجزء الاول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة المطابع جامعة

ادارة المطبعة الحسينية

يطلب من

مصادر الكتب العلمية

امام نووی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب
کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا۔۔

۳۶

من یفق لی بل

ما یسئل له وأصل یسئ من قولهم بغیت
(بکر) قال مشارق الانوار والبیضاء

ما یسئل له وأصل یسئ من قولهم بغیت
الشیء نعیه أى طلبته فاعلم لی أى حصل

اوزتہ الحد المشروع
علی الامام من قولهم

بغیت کذا أى طلبته ومنه قوله تعالى (قال

ذلك ما کنا نبغی) واتفق أصحابنا علی

المرحلة

﴿قوله﴾ قال الحاج فی کتاب فہم
وتمت بقوله بل مرص من مرص بل
نور لا ولا ولا ولا ولا ولا ولا
﴿قوله﴾ قال سحر فی الدوة والبیضاء
نکسر الاء فیمد والبیضاء نضد
الاء والنور والملاء وحده والحمد للہ
ولاء الله تعالی ملاء وألاء إلاء حصا
واختلاء اختبره والبیضاء لا یاروی یكون
الملاء الی هو الاحسان فی الخیر والشر

المرحلة
بہ نسوا فاعلم انکم محطون فی شہم
وأنہم واختلاف أصحاب فی أمد عصاة
أم لا مع الناقم عن أمہم بدو حقہ ومن
قل یقتدون قل است کل معصية ففعا
والیس فی الاء النمدی والاستطالة
﴿قوله﴾ الی معروف ان حدیثہ قال
الرجاح النانی کثیر الکلام
﴿قوله﴾ الی معروف قال الرجاح
بقوله الی الام وأصل أى حرمت لہ



مختار
الاستنباب والاد

للإمام العلامة الفقيه
أبو حنيفة محمد بن
(الوفى سنة ٢٤٦ هـ)

الجزء الأول من القسم

قوبل على غير نسخة

عنيت بشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أمره شركة الطابع جماعة

إدارة المطبعة الخيرية

يطلب من

مصادر الكتب المختلفة



امام ابوالشکور سالمی فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت ^{رضی اللہ تعالیٰ عنہ} معاویہؓ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

http://alunnab.blogspot.com
371
(مہرِ سالمی)

حضرت علیؓ میں جگہ کرتے۔
ہاں ہمارے ان سب باتوں کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تمام تکفیر کرتے ہیں۔
تقصیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ" اور حضرت علیؓ سے اس حدیث سے
حضرت معاویہؓ قصاص طلب کر رہے تھے
آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں معاویہ مجتہد و فہم تھے

تمہید ابوالشکور سالمی
دعا کا طلبگار
سمیر القادری
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تصدیق نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ اس کی شہادت با اتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مائل ہوتا ہے۔
باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہؓ اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں سے خطا ہوئی اور ان کی خطا بیز و گناہ نہیں تھی کہ مرتکب بیز و گناہ کی تصدیق کی جائے یا تکفیر۔
پھر حضرت معاویہؓ کے ساتھ آجہ سچا کہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طوہر حضرت زبیر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فہیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بیز و گناہ دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو ایک یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقاہت و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عامل اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوٰۃ الخ اور تولیت قضاہ وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books

الحمد لله رب العالمين

رضی اللہ

عنہم اجمعین

قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے صحابہ کرام میں

اجتہادی اختلاف تھا ایک کروہ حق پر اور دوسرے کی اجتہادی خطا تھی

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

160

ان کو عہد میں دلی بے حدت کا نام دیا جائے تھری تو کار ہی کسی صحابی کو سزا عطا کار
نہیں کہا جاسکتا۔ ہر کوئی کار کسی صحابی کو اپنی حق تھری کہتو کہ سکا ہے کہ وہ ہے
کار بھترالوی کا کار کوئی بامع قہ نہیں۔

ہارے قاروں میں ہر بھتو ہے وہ بھی صحابہ کرام میں نہیں قی کیو کہ مشہر
بھتو نہ ہا تو ہے صحابہ کرام کی قرام کے کر کہ نہیں ہوتے۔ لہذا صحابہ کرام میں نہ کہ قی
قہم کہ بھتو نہیں قی۔

صحابہ کرام میں کون سی بھتو قی؟

صحابہ کرام میں کون سی بھتو قی؟

صحابہ کرام میں اجتہادی اختلاف تھا ایک فریق کا اجتہاد درست تھا دوسرے کا
اجتہاد درست نہ تھا جس فریق کا اجتہاد درست نہ تھا اور وہ درست اجتہاد والے بھتو مصیب
فریق سے جگ کر رہے تھے اجتہاد قلی فریق کو میرے قارے مصطفیٰ کریم ﷺ نے رب
قہائی کے عطا کردہ علوم فیسیہ کی وجہ سے باقی فرما دیا تھا کہ وہ فریق جو مصیب نہیں ہوگا ان کی
اجتہادی عطا کی وجہ سے ان کا مطالبہ زیادتی ہوگا اسی مطالبہ کی زیادتی کو بھتو کا نام دیا

بلکہ اس بھتو کی وضاحت بھی کریں صحابہ کرام کو مطلقاً باقی کہنے والے اور اس
بھتو کی صحیح ترجمانی نہ کرنے والے در حقیقت صحابہ کرام سے بغض رکھنے والے ہیں ان کو ہی
علاء سوہ کہا جاتا ہے بلکہ قہم کے نزدیک وہی جہلاء مطلق ہیں۔ بغض صحابہ کہنے والے جہلاء
کیا دین اسلام کی وضاحت کریں گے وہ تو منافقانہ اعلا سے دین اسلام کا علیہ بگاڑ دیں

saks
ohaibhasanattari

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اہل سنت کہتے ہیں: حضرت علی حق پر تھے اس سب میں ان سے قتال کرنے والے سب باغی مخفی تھے کافر نہیں تھے
شیعہ اسکے برعکس انکو کافر کہتے ہیں، اور ناقہ حضرت
علی سے قتال کرنے والے فاسق تھے جیسا کہ عمرو بن عبید معتزلی کے اصحاب نے انکو فاسق قرار دیا۔

الأجوبة السريعة على الأسئلة اللاهوتية

۱۲۶

وحدث من ذلك ما لوجب ترك القتال مع معاوية والاستقلال بأمر الخوارج
وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر^(۱)، وأن مقاتليه
في الوقتين غططون بأفون^(۲)، وليسوا كافرين^(۳)، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين
خلافاً «للعنصرية»^(۴) أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق
خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي^(۵)]

سمیر قادری
نہمان علی

الاجوبۃ السریعۃ علی عَلَى لَاسْئَلَةِ الْبَلاَهُوَرِیَّةِ

لغز القرآن فی غیبا الدنیا والآخرۃ
لنائب رئیس الدین محمد بن عبد اللہ
(۱۲۱۷ھ - ۱۲۷۰ھ)

نقد و تحریف علی
د. عبد اللہ بن یوسف بن عبد اللہ

للتلکات (۶۶/۱ - ۶۲)، واصفاً ما حدث: «انكسرت سيوف الفريقين ونصبت
وذلك تقدير / العزيز العليم، وأهل السنة - إلا من شذ - يقولون: إن علياً كرم
الله تعالى وجهه في كل ذلك على الحق لم يمزق عنه قيد شبر^(۱)، وأن مقاتليه
في الوقتين غططون بأفون^(۲)، وليسوا كافرين^(۳)، خلافاً للشيعة، ولا فاسقين
خلافاً «للعنصرية»^(۴) أصحاب عمرو بن عبید من المعتزلة، [ولمن شذ من أهل
السنة، ولا أن أحد الفريقين من علي كرم الله وجهه ومقاتليه لا يعينه فاسق
خلافاً للواصلية، أصحاب واصل بن عطاء المعتزلي^(۵)]

(۱) هو واصل بن عطاء الفرق البصري يتكلم الفصح منبئاً للحرية وفيهم أكثر حلقه
الحسن البصري هو وجماعة خسروا للمعتزلة ولد بالمدينة سنة (۸۰هـ) ومات سنة ۱۸۱هـ
الفرق - وفات الأعميان (۷/۶ - ۱۱)، الفرق بين الفرق (۱۱۷ - ۱۲۰)، مجموع الفتاوى
(۲۷/۲۰).

(۶) ما بين القوسين غير موجود في المخطوط

دار ابن عثيمين

دار ابن عثيمين

نص المخطوط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- حدثنا القاضي الإمام أبو الحسين محمد بن القاضي لإمام أبي يعلى⁽¹⁾
محمد بن الحسين بن الفراء⁽²⁾، قال:

قُرِئَ عَلَى وَالِدِي الشَّعِيدِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَذَلِكَ فِي رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ، فِي مَسْجِدِهِ مِنَ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ بِنَهْرِ الْقَلَائِينِ⁽³⁾:

أَسْعَدَكَ اللَّهُ بِصَاعَتِهِ، وَوَفَّقَكَ لِمَصْلَحِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ، عَمَّا جَرَى بَيْنَ عَلِيٍّ وَمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَى مَعَاوِيَةَ بِذَلِكَ ظُلْمٌ أَوْ فُسُوقٌ؟
وَالْجَوَابُ: وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ:

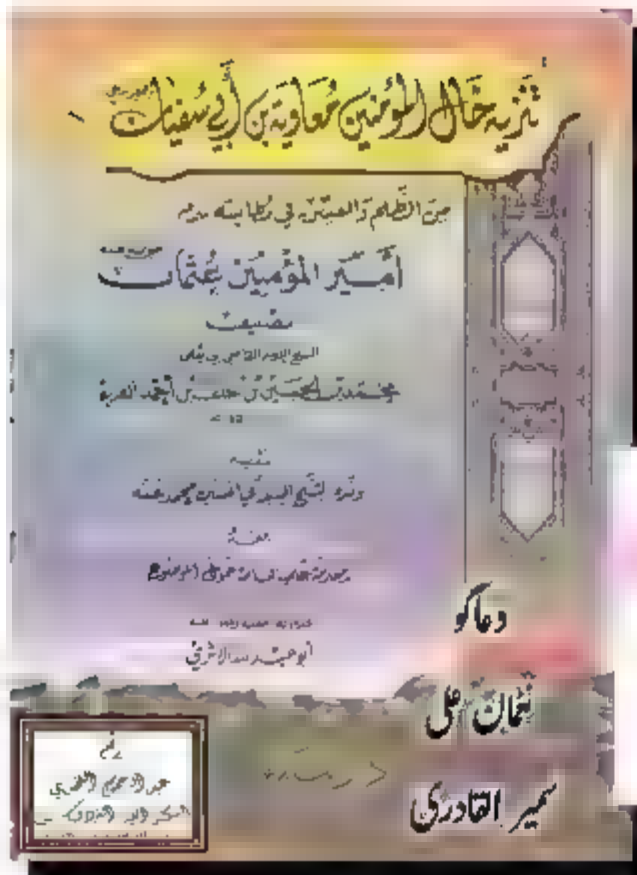
أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَافَ إِلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ، بَلْ يُقَالُ: أَنَّهُ⁽⁴⁾ اجْتَهَدَ، وَلَهُ أَجْرٌ عَلَى اجْتِهَادِهِ، وَوَجْهٌ اجْتِهَادُهُ أَنَّهُ قَالَ

(1) رُسِمَتْ فِي الْمَخْطُوطِ هَكَذَا، يَعْلَى.

(2) هُوَ: الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ الْفَرَاءِ أَبُو الْحُسَيْنِ - ابْنُ الْمُصَنِّفِ.

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَجْمَعِينَ

امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو ہوا تو اسکی وجہ سے امیر معاویہ کی طرف فق یا علم کی نسبت کر سکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ معاویہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں



الْبِدَائِيَّةُ وَالنِّهَايَةُ

للحفظ عماد الدين ابن القلاء إسماعيل

ابن عمر بن كثير القرطبي

٧٧١ - ٧٧٢ هـ

وَيْشَى أَنْ يَكُونَ مُرَلَّ - الْحَقِّقْ وَلَقَدْ، لَوْ أَنَّهُ قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي بَيْتِ الْمَسْجِدِ

وَمِنْ حِفْظِ عَدُوِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

لَكَ: عَقْدُ الْفَلْيِ فِي عَمْرِ الْعَدُوِّ لَا مَعْنَى لَهُ، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ نَشَبَ عَلَى

الْقَلْبِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَهَذَا الْحَقِيقُ مِنَ الْأَكْمَلِ الشَّوْهِدِ، حَيْثُ لَمْ يَحْضَرْ، حَلُولُ اللَّهِ

وَسَلَامَتُهُ عَلَيْهِ، عَنْ عَشْرِ، أَنَّهُ نَفَقَةُ الْفَقْرِ الْعَاقِبَةِ، وَقَدْ قَتَلَ أَهْلَ الشَّامِ فِي وَقْفَةِ

بَيْتِهِ، وَغَنَاءًا مَعَ عَدُوِّهِ وَاهْرَاقَ دِمَاحًا، كَمَا سَيَأْتِي، وَنَحْنُ بِمَنْعِهِ مِنْ مَوَاصِيهِ

وَقَدْ كَانَ عَلَى أَخَقِّ بِالْأَمْرِ مِنْ مُعَاوِيَةَ، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ تَسْمِيَةِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ بِعَادَةِ

تَكْفِيرِهِمْ، كَمَا يُحَاوِلُهُ خَفَلَةُ الْفِرْقَةِ الصَّالِحَةِ مِنَ الشَّيْعَةِ وَغَيْرِهِمْ؛ لِأَنَّهُمْ وَإِنْ

كَانُوا بِعَادَةِ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا مُجْتَهِدِينَ فِيمَا تَعَاطَوْهُ مِنَ الْقِتَالِ،

وَلَيْسَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصَيِّتًا، بَلِ الْمَصِيئُ لَهُ أَخْرَانِ، وَالْمُحْطَى لَهُ أَحَرٌّ، وَمَنْ رَاذِ

تَحْقِيقِ

الدكتور علي بن عبد الحليم

لَقَدْ بَيْنَ حَرْفِي مُعَصِّلٍ - وَفِيهِ مَعْنَى - وَمَا قَوْلُهُ: «يَصْغُرُ فِي مَجْدِهِ وَيَسْجُرُ فِي

الشَّرِّ» دُونَ عَقْلًا وَأَمْسَحَاتِهِ يَذْغُرُونَ أَهْلَ الشَّامِ إِلَى أَلْفِهِ وَاجْتِمَاعِ الْكَلْبَةِ،

وَأَهْلَ الشَّامِ يُرِيدُونَ أَنْ يَشْتَأُزُوا بِالْأَمْرِ مِمَّنْ هُوَ أَخَقُّ بِهِ، وَأَنْ يَكُونَ النَّاسُ

أَوْزَارًا، مِمَّنْ كُنْ لَمْ يَحْضَرْ إِسَاءَةَ رَأْسِهِ، وَهَذَا يُؤْذِي إِلَى خُرَاقِ الْكِنْسَةِ وَالْإِطْلَاقِ

لَأَنَّهُ، هُوَ لَارِدٌ مِنْهُمْ، وَبِأَيْدِيهِ عَنْ مَشْكُومِهِ، وَإِنْ كَانَ لَا يُلْصِقُهُ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَسَيَأْتِي تَفْرِيضُ هَذِهِ الْمُنَاحَةِ إِذَا تَقَرَّرَتْ إِلَى ذَلِكِ عِلْمُهُ مِنْ كِتَابِهَا

بِالشَّعَاوُنِ مَعَ

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بِأَرْجَشِ

الجزء الرابع

(١١) مَقْدَمٌ ٢

(١٢) الْفَتْحُ الْفَتْحُ مِنْ الْمَعْنَى، بِأَنَّ الْمَعْنَى وَمِنْ فُرُوعِ الْفَتْحِ (دور ٢)

اور یہ کہ اس سے معاویہؓ اور ان کے اصحاب کا تکفیری طور پر باغی ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ شیعوں کا جاہل اور گمراہ فرقہ سمجھتا ہے اگر وہ اس مسئلے میں باغی تھے تو وہ مجتہدین میں سے بھی تھے۔ جس (امر) میں انہوں نے لڑائی کی اور ہر مجتہد صحیح (اجتہاد پر) نہیں ہوتا اگر مجتہد صحیح (اجتہاد) پر ہو تو اس کو دواجر ملتے ہیں اور اگر خطا پر ہو تو اس کو ایک اجر ملتا ہے



جانی لوگ وہاں کا جب ہے۔ اور نامہ ساری رسی اللہ عزوجل نے ایک نامہ سارے میں فرماتے۔ ہم پر فیتہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

جو جان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ عقائد واجب ہے کہ وہ سب پر پائے جائیں۔

یہاں سے کہہ سکتے ہیں کہ سب عادل ہیں۔ عابر ہے کہ کوئی قتل میں ملوث ہو جائے ہو۔ جیسے حضرت عثمان، حضرت عمار، اور حضرت جمل کے درمیان کا قتل جو یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجہ سے اس بارے میں رجحان پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے کہ ہر جہت درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے۔

عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاثیر نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور مجھ و تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مجروح کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبد الوہاب شعرائی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی قتل میں ملوث نہ ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت عائشہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر جہت درست ہے یا ہر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ ناجور ہے

رحمۃ اللہ علیہ مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں یہ حدیث میرا بیٹا دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا تو امیر معاویہ پر
 فسق پر فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً بلکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ حضور ﷺ پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر طعن کرتا ہے

شروع سہارن پور (حصہ اول) 489

فہم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن کی نسبت فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَيُشَلِّحَ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (26)

میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ، سلام میں صلح کرادے۔

تو امیر معاویہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن تھیں، بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم، بلکہ حضرت عزرا علیہ السلام پر طعن کرتا ہے۔

وہ کلمہ طاعت اجتہادی واقع ہوئی مگر ان سب نے باوجود رجوع فرمائی، عرب شرع میں بدعت مطلقاً مقابہ امام
 بن کو کہتے ہیں، معاذ اللہ، غور فرمائیے۔

فتہ حنفی کی مالم بنانے والی کتاب

مفتی امجد علی اعظمی فرماتے ہیں امیر معاویہ

پہ فسق کا اطلاق حقیقتاً امام حسن۔ حضور ﷺ

اور اللہ تعالیٰ پر طعن ہے

1-2

بزرگ سنو بکس

رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین

امام ابی بکر الحنفی ۳۷۰ھ فرماتے ہیں مولا علی و معاویہ

کے درمیان جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی حق پر تھے اور معاویہ غلطی پر یعنی ان خطا اجتہادی تھی

باب لم الفصل الأمانة بعد علي ۲۹۷

أصبحني، فإن أحدكم لو أنفق ما في الأرض جميعاً ما أترك مد أحدهم ولا نصيبه^(۱).
وعلم أن رجعة علي باطل، وليس كما زعم الروافض^(۲) [۲۰۷] إنهم يقولون بأن
علياً يرجع قبل قيام الساعة مع أهل بيته، عهد، عهد. وللكراره. أرد به أب السبطين
عسى من أبي طالب الهاشمي رضي الله عنه، وكان يكنى بأبي تراب أيضاً، وإنما لقب به
لأنه كان كثير القتال على الأعداء

واعلم أن علياً كان في محاربه مع معاوية والخوارج، وأبن الزبير، وما جرى بينه
وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلي في الإمامة، ولكنه
كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيئاً في جميع ما عمل في
حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان
عارجياً وإن صلحه والبرير وعاقبة قد ماوا عن ذلك، ورجعوا إلى الحق، وعاقبة إنما
جاءت للمصلحة

من طريق كادح بن رجاء، وتقدم لقول عبد ابن الجري وقال الحاكم وأبو نعيم فيه أيضاً
روى عن مسعر والثوري أحاديث موضوعة
وقال البيهقي، هو مجهول. وقال ابن عدي: وكادح غير ما أنليت أحاديث وإسناده عامة ما
أرويه غير محفوظ، ولا جامع حقه في إسناده ولا في نحوه.
(۱) أخرجه الثرمذي في كتاب: القلائد باب: وما جاء في السفر يوم الجمعة: (۲) (ص ۱۰۰)
حديث رقم: (۵۲۷) من طريق مقسم عن ابن عباس به
وقال أبو عبد: هذا حديث لا يثبت إلا بعد هذا الجمع، فلفظه: إنه أنكرت ما فر



لأنه كان كثير القتال على الأعداء .

واعلم أن علياً كان في محاربه مع معاوية والخوارج، وأبن الزبير، وما جرى بينه
وبين معاوية كان مبنياً على الاجتهاد ولا منازعة من معاوية لعلي في الإمامة، ولكنه
كان مخطئاً في خروجه عليه، وعلي، رضي الله عنه، كان مصيئاً في جميع ما عمل في
حروبه وصلحاً دار إلى حيث دار وكان الحق في يده، فمن قال: الحق في يد غيره كان

امام قلوبغا حنفی اور امام کمال بن ابی شریف ابن الصمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ
ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ تعالیٰ منہم
اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور
قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

اللہ عنہ معاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العمومة (کان مبنا علی الاجتهاد)
من کل منہما (لا منازعة من معاویة) رضی اللہ عنہ (فی الامامة اذ ظن علی)
رضی اللہ عنہ (أن تلیم قتلة عثمان) علی الفود (مع کثرة عشارم واختلاطهم
بمسکرین وری الی صغر فب امر الاسلام الدنسی لای ہا استنظم کة امل الاسلام
(خصوصا فی بدایہا) فصل استنظم الامر فیہا (رأی الظنیر) ای ظنیر
تلیمهم (أمر علی أن یقتل القتل) من (و یقطعهم) أولا ظولا (ان یضہم
من علی الفود علی علی وقتل لما قادی يوم الجمل أن یخرج منہ قتلة عثمان
الکتاب المسامرة

ان پانچوں نے اُخریہ القریضی ونا علی هذا الحديث کتابة مختصرة (وما جرى بين
معاوية وعلی رضی اللہ عنہما) من الحروب بسبب طلب تلیم قتلة عثمان رضی
(الاصل الثامن وما جرى بين معاوية وعلی رضی اللہ عنہما الخ) جواب مما
عنه ان یقال

- ۱۵۸ -

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

اللہ عنہ معاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العمومة (کان مبنا علی الاجتهاد)
من کل منہما (لا منازعة من معاویة) رضی اللہ عنہ (فی الامامة اذ ظن علی)
رضی اللہ عنہ (أن تلیم قتلة عثمان) علی الفود (مع کثرة عشارم واختلاطهم
(مر الاول لمذهب کثیر) من الطوائف وجمہ اللہ تعالیٰ (ان ان حق منہم لم یکتوا



الْقَامُوسُ الْمَحِطُّ

تألیف

السلامة القوي تحت التبريد بحسن تقويم القروا آبادي

الطبعة سنة ۱۲۶۳

دعاگو

مطبع

مکتبہ خیرین القروا آبادي

سمیر القادری

مطبعہ
بہارِ حیدر آباد قسطنطنیہ

نعمان علی

طبعة حیدر آباد قسطنطنیہ

مؤسسة الرسالة

● و بشاء، كذها، حسن خلقه.

● و بشاء، كذها: استقصى على غريمه. والبشاء، بالكسر.

استقصاء الجصاص، وخصاء اللثة ونباء ولباء. ويُف

خصي بصي. وما في الرماد بضوء، أي: شرزة ولا جن

وبضوء: ع

● ي بفس، كزنى وغذى: ع يلا بجيله، أو واد.

● ي: الباطية: الساجود. وخكى بيوتيه البقية، بالكسر.

علم لي بمرحوبها، إلا أن يكون أبطيت: لعم

أبطات.

● و بظا: لعمه يبطو يبطوا: اكتنز، وتراكت. والبط

بالضم: لحماث مراكبات، وخليت المرأة وظيت إناء

● و البغوا: الجانية، والجزم، وقد غنى، كغنى وذها ور

والعارية، أو أن تستعير كلباً تصيد به، أو غرساً تساقط

كسالاستينما، وأبعاء غرساً أخيلة. وبعاء بغوا: فم

وأصاب منه، وبالعين: أصابه بها، وعليهم شراً: ساقه

● و نما الشيء بغواً: نظر إليه خيف هو والبغوا: ما به

من شجر الغزط^(٣) والشم. والبغوة: الطلعة تشق فت

بيضاء، والشجرة قبل بضاجها، وبغوان: ع يلبهور

والتقوي الحسين بن منصور الفراء، منسوب إلى بغوا

وذكر.

لفظ باغی

کا اطلاق

● ي بعثة

بالكسر. ط

كزضية. ما

البعثة: و

أعانة على طلب. واستغنى القروا: بعوة، و-

بغوة، واستغنى: استغنى، و- من الشيء: تركه بعضه، وبعي بن

المبغية. وأبغاه الشيء: طلبه له، كجعاء إياه، كزماه، أو

أعانة على طلب. واستغنى القروا: بعوة، و- له: طلبوا له.

والباعي: الطالب ج: بغاة وبغيان. وأنغى الشيء: تيسر،

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت

سے معنی بیان کیے جس میں ایک لفظ طلب کرنا

بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا)

امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا

جائے گا... اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ

تعالیٰ

مہم

رضی اللہ

مہم

امام الحرمین جوینی اپنی کتاب الارشاد میں فرماتے ہیں :-

حضرت علی اوقت امام برحق تھے ان سے قال کرنے

والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پر حسن ظن رکھنا ضروری ہے کیونکہ انکی بعادت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور غیر پالستے تھے اگرچہ ان سے غلط بھائی

الإرشاد إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

۳۳۶

فحقيق حل المتدين، أن يستصحب لهم ما كانوا عليه في دهر الرسول صلى الله عليه وسلم، فإن عدت حياة فليتدر القتل وطريقه، فإن صحب رده، وإن طهر وكان آحاداً لم يقدح فيما علم تواتراً به وشهدت له النصوص ثم يعني الأماكن، جهداً في حل كل ما يفل على وجه الخبر، ولا يكاد ذو دين يعدم ذلك فهذا هو الأصل المغني عن التفصيل والتطويل

فصل

فصل

[في حكم قتال علي رضي الله عنه]

علي بن أبي طالب كان إماماً حقاً في توليته ومقاتلوه بعاة، وحسن الظن بهم يعتصم أن يظن بهم قصد الخير وإن أخطأوه، وعائشه رضي الله عنها قصدت بالمسير إلى البصرة تسكين الثائرة وطمعته نار الفتن، وقد اشرأت للاضطرام، فكان من الأمر ما كان.

ولا يعصم واحد من الصحابة عن زلل، والله ولي التجاوز بمنه وفصله، وكيف يشترط العصمة لأحاد الناس، وهي غير مشروطة لإمام ولا يكثرث بقول من يشترط العصمة للأئمة من الإمامية، فإن العفل لا يقضي باشرطاتها وكل ما يجاوزون به إثبات عصمة الإمام يبرمهم عصمة ولاته وفصاته وحاجاته للأحرار.

المبتدي، ويتشوق بها المنتهي إلى جلة المصنفات، وقد تصرمت بهون الله وتأييده، والحمد لله المشكور على إفعاله، وعلى الله على محمد خاتم النبيين وإمام المرسلين وعلى آله الطيبين وصحبه الأكرمين وسلم تسليماً.

المكتبة الفلاسفية

کتابُ الإِشَادِ

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجوینی

(۳۱۹-۳۷۸ هـ)

مطبوع ومتممات

المستشار

توفیق علی وهبة

المؤيد الفكري

أحمد عبد الحميد الساج

الناشر

مكتبة اشفاق الدینية

۲۰۴ ————— تصویر شمعی انفرابوی —————

٤٦٧-٥٩٩ القاهرة



أضحة البينة الثابتة^١ المعروفة^٢ ذكر محاسن
كلهم أجمعين^٣، والكف عن ذكر مساوئهم
بينهم^٤، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو
أحد^٥، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبهم، أو عاب



* وامن السنة الواضحة البينة الثابتة المعروفة^١ ذكر محاسن
أصحاب رسول الله ﷺ [كلهم أجمعين^٣، والكف عن ذكر مساوئهم
و(الخلاف)^٢ الذي شجر بينهم^٤، فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ، أو
أحد^٥ منهم، (أو تنقصه^٦، أو طعن عليهم، أو عرض بعيبهم، أو عاب
أحدًا منهم، (نقص أو كثير، أو دق أو جل مما ينطرق به إلى الواقعة هي أحد
منهم^٧، فهو مبتدع والمضي حيث مخالف، لا قبل الله صرفة ولا عدله^٨، بل
حيثهم سنة، والدعاء لهم قربة، والافتلاء بهم وسيلة، والأحد بأثارهم فضيلة

* وخير [هذه]^٩

- (۱) امام کربلی 280 ھ حمیدہ امت
- (۲) اور یہ سنت ہے اور واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور بیان کرتے ہیں
- (۳) معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام کے حمان بیان کئے جائیں اور انکے ایسی
- (۴) اختلافات و مشابہات بیان کرنے سے زبان بند کی
- (۵) جانے (یعنی مشابہات کا ذکر جائز نہیں ہے)، یعنی جو ان میں مشابہات ہوئے...
- (۶) جس شخص نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- (۷) کو کالی دی یا ان میں سے کسی ایک کو یا تنقیص کی یا طعن کیا
- (۸) صحابہ پر یا صحابہ پر کوئی عیب لکایا یا کسی
- (۹) ایک کو عیب لکایا (اگرچہ قلیل ہو یا کثیر یا چوٹا یا بڑا ایسا طریقہ جس میں صحابہ میں سے کسی ایک پر عیب
- (۱۰) لکایا گیا ہو)
- (۱۱) تو صحابہ پر ایسا عیب لگانے والا مبتدع راف * غی غبی * ٹ ہے مخالف ہے... اللہ تعالیٰ ایسے کی نافرمانی ناز
- (۱۲) قبول کرتا ہے تا نفل نماز، اور بلکہ صحابہ کی محبت سنت ہے، اور انکے لئے دعا قربت کی اور انکی اقتداء وسیلہ
- (۱۳) ہے اور انکے آثار پر عمل فضیلت ہے....

فيهم وتأول القبيح عليهم،
نهم على التأويل إلى الله عزَّ

اعتقاد أئمة أهل الحديث

لأبي بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الأسماعيلي

٢٧١-٢٧٧

صاحب كتاب المستخرج على صحيح البخاري

رواية الحافظ حمزة بن يوسف السهمي

التأويل سنة ٤٢٧هـ

حقيقه وقدم له وعلق عليه

د/محمد بن عبدالرحمن الخميس

لتعفف في المأكَل والمشرب
بمل الخير، والأمر بالمعروف
عراض عن الجاهلين حتى
لحق ثم الإنكار والعقوبة من
بر بينهم ومنهم.

[«الكف عن الصحابة»]:

[«و جو»]

(٣٨) والكف عن الوقعة فيهم وتأول القبيح عليهم،

(٤٠)

ويكلونهم فيما جرى بينهم على التأويل إلى الله عزَّ
وجلَّ.

امام اسماعيلي صاحبِ مستخرج على صحيح بخاری فرماتے ہیں
سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کے درمیان ہوا
اور قبیح تاویلوں سے زبان بند کی جائے، اور جو کچھ
صحابہ کے مابین ہوا اسکی تاویل اللہ کی طرف سوئی
جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے



صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق
 بارے میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرعاً
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو
 والسلام کا ارشاد گرامی رافع عن امتی الحطاء وال
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مہجور ہیں، اس خطا کی وجہ
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصواعق محرقہ اور شفا قاضی عیاض

بہ تاریخی واقعات اور

کے خلاف لکھا گیا ہے

مستکبین کا مذہب مختار

ساتھ نقل کئے جاتے

صحابہ پر لفظ باغی کا اطلاق ان حضرات پر لفظ باغی کا اطلاق
 ہ میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہی ہے کہ ان حضرات پر لفظ باغی کا اطلاق درست نہیں
 جمہور اہل سنت کے مذہب میں ان کی تعظیم و تکریم شرعاً عہد واقع نہ ہوئی ہو
 اس لئے شرعاً وہ بغاوت و خط جو عہد واقع نہ ہوئی ہو
 والسلام کا ارشاد گرامی رافع عن امتی الحطاء وال
 لیا گیا ہے) اس پر شاہد ہے اور صحابہ کرام کی خطائیں
 اور نہ ہی معذور بلکہ عند اللہ مہجور ہیں، اس خطا کی وجہ
 تعظیم و تکریم سے زکنا اہل سنت سے خارج ہوتا ہے اور
 فرماتے ہیں کہ اخواننا بغوا علیہا (ہمارے بھائی
 طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل
 شرح مشکوٰۃ، مجمع البحرین، مصواعق محرقہ اور شفا قاضی عیاض

ساج الفحوال فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق

درست ہے لیکن جمہور اہل سنت کے مذہب میں

ان کی تعظیم و تکریم شرف صحابت کی وجہ سے

ضروری ہے اس لئے شرعاً وہ بغاوت جو

عہد واقع نہ ہوئی ہو فسق و عصیان کو مستلزم نہیں

المبحث الثالث الموقف مما وقع بينهم

من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،
يطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من
السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن
هم له أجران ومخطتهم له أجر واحد^(١).

سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين
ي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير
فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون
يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،
ب التي أوجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك

كل ما سبق بيانه من فضل الصحابة - رضي الله عنهم - ومكانتهم،
وبيان عدائهم وعظم الطعن فيهم، يبين لنا الموقف مما وقع بينهم من
فتن؛ إذ قد نص أهل السنة على السكوت عما شجر بينهم، وبيان أن
الجميع مهتد، فمصيبهم له أجران ومخطتهم له أجر واحد^(١)

وهذا هو الذي سلكه القرطبي والمازري رحمهما الله. إذ بين
القرطبي أن الخلاف الذي وقع بينهم إنما هو بسبب حرصهم على الخير
وسد مسكهم بالحق، فقال: «الصحابة - رضي الله عنهم - لا يخافون
في الله لومة لائم، ولا يبالون في القيام بالحق، وإن أدى إلى العظام،
وهذا هو عظم الأسباب التي وجبت الاختلاف بينهم، حتى أدى ذلك
إلى الحروب العظيمة والحطوب الجسيمة، فون كل طائفة كانت ترون أنها
المصيبة المحقة، ومحالفتها مخطئة، فبها كانت أموراً جهادية، ولم
يكن فيها ضرر من عظمة»^(٢)



وقال أيضاً في مباد
جماعة أهل السنة والحق
وطلب أحسن التأويل لفع
والمجاهرة بذلك، وطلب

امام قرطبي مالکی اور امام مازری کے مطابق صحابہ رضی اللہ

کرام کے درمیان جو نیوالے مشاجرات پر سکوت لازم ہے تعلیٰ عنہم

، صحابہ مجتہد تھے بعض صحابہ اپنے اجتہاد میں مصیب بعض اجتہاد میں خطاء پر تھے....

دعا گو
سمیر القادری

عَلَمُ الْحَقِّ

ابن الصلاح

الامام ابو عمرو محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد الوہاب

طبعہ ۱۹۷۶ء درجہ ۱۰۰

مکتبہ المدینہ

مکتبہ المدینہ

الآیۃ . قیل : اتفق المفسرون علی أنه
ﷺ . وقال تعالیٰ : ﴿ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
عَلَى النَّاسِ كَ ۞ ﴾ (۱) ، وهنا خطاب مع الم
سبحانه وتعالیٰ : ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
الْكَفَّار ۞ الْآیۃ (۲) .

ثم إن الأمة مجمعة على تعديل جميع لأصحابه ، ومن لاس انفس
منهم فكذلك يجمع العلماء الذين يُعْتَدُّ بهم في الإجماع ، إجماعاً
نظرياً بهم وينظر إلى ما تعهد لهم من الناصر ، وكل الله سبحانه
وتعالى أوج لإجماع على ذلك لكونهم ثقله الشريعة ، والله أعلم .

امام ابن صلاح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یعنی تمام صحابہ کرام کی عدالت اور خیر ہونے پر

امت کا اتفاق ہو چکا ہے، اسی طرح جو صحابہ

کرام اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلا ہوئے، انکی

عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے۔ یہ انکے

ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان کے ماضی خیر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر اجماع مقدر کر دیا ہے، اسلئے کہ صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچانے والے ہیں

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

الہ خیر واصلاح، عادل ہیں، انکی عدالت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے...

شرح السنن

مؤلف
ابو عبد الله محمد بن عيسى بن
أبو محمد الحسن بن علي بن فضال
البرهاني
القمي
السنن
٨٢٢٩

مؤلف
ابو عبد الله محمد بن عيسى بن
أبو محمد الحسن بن علي بن فضال
البرهاني
القمي
السنن
٨٢٢٩

مكتبة الجواهر الزكية

[١٢٠] والكف عن حرب علي ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي
وأصحابي وأختي» (١).

شمس القادري

وقال الإمام أحمد رحمه الله: «لا يطلع صاحب كلام أبداً، علماء الكلام رذلة»،
المرحوم ابن الجوزي في مناقب أحمد (ص ٢٠١)، ط: التركي.

[١٢٠] والكف عن حرب علي ومعاوية، وعائشة وطلحة والزبير
[رحمهم الله أجمعين] ومن كان معهم، ولا نحاصم فيهم وكل أمرهم
إلى الله تبارك وتعالى، فإن رسول الله ﷺ قال: «إياكم وذكر أصحابي
وأصحابي وأختي» (١).

امام برہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ
اور حضرت علی و عائشہ و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین
کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازمی ہے

فتح الدولہ

موسم شمسہ احمد

۱۰۰۰

۱۰۰۰

۱۰۰۰

وإذا ثبت^(۱) أن الإمامة لم تثبت نعمًا لأحد
ثم المسلمون^(۲) أجمعوا على إمامة أبي بكر
بأجمعهم - له [من غير مخالفة]^(۳).

وكذلك^(۴) جرى الأمر في زمن عمر، وعما
ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]^(۵)
وعلي - رضي الله عنهم^(۶) وعنه - [۱۲۲ و] .

فصل

الخلفاء [الراشدون]^(۷) لما^(۸) ترتبوا في
الفصيلة

فخير^(۹) الناس - بعد رسول الله [صلى الله
عنه وسلم] - رضي الله عنهم أجمعين^(۱۰).

ومعاوية - وإن قاتل عليًا - فإنه كان لا ينكر إمامته، ولا يدهيها لنفسه،
وإنما كان يطلب قتلة عثمان [رضي الله عنه]^(۱۱) ظانًا أنه مصعب، وكان عطفًا
وعلي - رضي الله عنهم^(۱۲) وعنه - [۱۲۲ و] متمسك بالحق^(۱۳).

حضرت معاویہ مولا علی کی امامت کے منکر نہیں تھے
بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کر رہے تھے یہ ان کی
اجتناب کی خطا تھی اللہ ان سے راضی ہو

(۱۳) «أجمعين» ساقط من ش.

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف
 عما سحر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذكـر، لحرمة الصحابة ولهم النبي ﷺ
 من شيعتهم^(۱)، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيداً يمشي على وجه الأرض^(۲)،
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصباناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر
 من أخبار علي بن أبي طالب في النهي عن قتله، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

لأن الفتنة لما انجلت كان الإمام هو الباقي، ولم يكن هناك من يخرجه، والله أعلم
 العاشرة: لا يجوز أن يُنسب إلى أحد من الصحابة خطأ مطلقاً به، إذ كانوا كلهم
 اجتهدوا فيما فعلوه، وأرادوا الله عز وجل، وهم كلهم لنا أئمة، وقد تعبدنا بالكف
 عما سحر بينهم، وألا نذكرهم إلا بأحسن الذكـر، لحرمة الصحابة ولهم النبي ﷺ
 من شيعتهم^(۱)، وأن الله غفر لهم، وأخبرنا بالرضا عنهم، هذا مع ما قد ورد من
 الأخبار من طرق مختلفة عن النبي ﷺ أن طلحة شهيداً يمشي على وجه الأرض^(۲)،
 فهو كان ما خرج إليه من الحرب مصباناً، لم يكن بالقتل فيه شهيداً. وكذلك لو كان ما
 خرج إليه خطأ في التأويل وتفسيراً في الواجب عليه، لأن الشهادة لا تكون إلا بقتل
 في طاعة، فوجب حمل أمرهم على ما يثبت، ومما يدل على ذلك ما قد صح واستمر
 من أخبار علي بن أبي طالب في النهي عن قتله، سمعت رسول الله ﷺ يقول: «يشر

الجامع لأحكام القرآن

وَالْبَيِّنُ لِمَا نَضَعْنَاهُ مِنَ الشَّيْءِ وَأَيُّ الْقُرْآنِ

تفاسير

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرْطُبِيُّ

(ت ۶۷۱ هـ)

تأليف

أبو بكر عبد الله بن أحمد بن محمد بن أبي بكر

بن أبي بكر بن أحمد بن محمد بن أبي بكر

دعاء ميم القادري

محمد بن أحمد بن محمد بن أبي بكر

الجمعة الثامن عشر

مكة المكرمة

رضي الله تعالى

امام قرطبي فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطا کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انہوں نے جو ہم اجماع

کچھ کیا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ عزوجل کے لیے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض ہے کہ مشاجرات پر اپنی

زبان بند رکھیں

فصل

٥٦٣ - قيل لَمَّا حضر معاوية رضي الله عنه
بالحسين رضي الله عنه وقال: انظر
رسول الله ﷺ فإنه أحب الناس إلى
وداره بصلح لك أمرك.

وما جرى بين علي وبين معاوية
من السنة السكوت عما شجر بين
الله تعالى :

٥٦٤ - وإذا ذكر أصحابي فامسكوا، ومعلوم

وما جرى بين عليّ وبين معاوية رضي الله عنهما فقال السلف:
من السنة السكوت عما شجر بين أصحاب رسول الله ﷺ . وقال رسول
الله ﷺ :

رضی اللہ عنہم اجمعین

امام قوام رحمہ 336 فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ کے درمیان جو کچھ ہوا اس پر سبغ کہتے ہیں صحت یہ

ۛۛۛ

محبوب گرام کے مشاجرات پر خاموشی اختیار کی جائے

الابن في الجامع رقم ٥٥٩، والصحيحة رقم ٣٤ وانظر: الزوائد ٢٢٣/٧.

(ج) ۱۸۴/و.

المجدي في بيان المحجة
وشرح عقيدة أهل السنة

الإمام الأعظم رحمه الله عليه
 في كتابه في أصول الفقه

المحرم والسَّامِي

تحقیق و تدوین
محمد بن محمود پور حسین

دار النشر
انتشر في

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ذکرته الا نوالله لا اقاتلک فرجع بشق الصفوف را کبا مع من له
ابنه عبدالله فقال مالک فقال ذکرني على حديثنا سمعت

شرح الشفا

ليقاضي عياض

شعبة
لامر محمد بن صليصة وقمع بدعة
الملاييل القاري
عنه محمد بن

أجزاء الثايف

دار الكتب العلمية

وسلم يقول لنقاتله وانت طالم له فقال له انت انما
سلفت ان لا اقاتله قال اعتق غلامك وقف حتى تصاب
(وبنياح كلاب الحوآب على بعض ازواجه) اي
وهو يضم نور وتكسر فوحدة اي صياحها واخ
بين البصرة ومكة نزلة فائسة لما توجهت للصلح
وقمة الجمل (وانه يقل حواها) اي حول بعض
عنها (قتل كثير) اي جمع كثير من المقتولين قبل
كثيرة نظرا الى الجماعة (ونحو بعد ما كادت) اي
عن ابن عباس (فبحث) بفتح الباء وكسر ها اي
خروجها (اي توجهها من مكة) الى البصرة (كما
الحوآب سمعت لبياح الكلاب فقالت ما طفي الارواح
عليه وسلم قال لنا ايتمكن تنج عليها كلاب الحوآب
(وان عمارا) وهو ابن ياسر (تفقه الفئة الماعية
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمار فقلت الفئة الباغية
(اصحاب معاوية) اي بصفين ودقه على رضى الله
سنة فكانوا هم البغاة على على بدلالة هذا الحديث

ابن سمية مع الحق وقد كان مع على رضى الله تعالى عنهما واما تاويل معاوية او ابن العاص
بان الباغي على وهو قتله حيث حله على ما دى الى قتله فجوابه ما نقل عن على كرم الله وجهه
انه يلزم منه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قتل حرة عمه والحاصل انه لا يبدل عن حقيقة
المباراة الى مجر الإشارة الابد ليل طاهر من عقل او نقل بصرفه عن ظاهره نعم باية العذر
عنهم انهم اجتهدوا واخطأوا فالمراد بالباغية الخارجة المتجاوزة لا الطائفة كما طنه بعض

ملا علی قاری فرماتے ہیں:- غایت امر حضرت معاویہ وگروہ
کا یہ ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس میں خطاء کی
رضی اللہ
تعالیٰ عنہ
اور باغیہ سے حدیث عمار میں مراد ایسا خروج کرنے
والے ہیں جو حد سے تجاوز کریں...

دفاعِ چہ اُمیہ زمامیہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واقع حضرت امیر
 لکھا ہے کہ آپ کسی دوسرے معاملہ کی بشارت چاہر
 لو! اعتراض: نبی ﷺ نے حضرت
 جماعت قتل کرے گی“ (۱) اسے مسلم نے روایت کر
 جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم
 نھی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت
 مگر ہیں۔ لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہر
 دسواں اعتراض: یہ واقعہ کئی طرق سے
 عبد الرحمن احمد نسائی سے عرض کیا کہ وہ انھیں
 حدیث سنائیں، آپ نے فرمایا: میں حدیث ”لا
 سے کوئی حدیث نہیں جانتا، اور ایک روایت میں

طرح ارشاد فرمایا تھا، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار نہیں جس
 جماعت میں رہتے تھے، کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات سے خوشی نہ ہوگی کہ وہ سردار نہیں جس
 جواب: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ جن لوگوں نے حضرت علی کے خلاف
 خروج کیا تھا، انھوں نے امام برحق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا مگر یہ کہ بغاوت اجتہادی
 نھی، معاف کر دی جائے گی۔ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس
 حدیث کی تاویل کیا کرتے تھے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے طلب
 لہذا ہم ”بغی“ سے قصاص کے باغی ہوئے (جس کا معنی ہے چاہنا طلب کرنا ہے)

امام عبد العزیز پر ہاروی قسربماتے ہیں جسبہوں نے حضرت
 عسلی کی طسرب علم بغاوت بلعد کپ وہ اجسار پر مسبئی صفا
 معانی کر دی حبالے گی اسی طسرب ملا عسلی و صاری قسربماتے
 ہیں حضرت معاویہ قصاص عثمان کا مطالب کر رہے
 تھے لفظ باغی معنی طلب کرنا

دعا گو نعمان علی

سمیر القادری

حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مشہور مسند تصنیف
غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین

ترجمہ

میری خدمت میں کائنات کے سب سے بڑے عالم و رحیم
لے کر تشریف فرما ہوئے

دوبہ شہر حضرت شمس صمدی بریلوی صاحب شریعت
میں تشریف فرما ہوئے

ارشاد برادر

۱۵۰۰ سیکڑہ نور کی کتابت سہو لائی نئی دہلی ۲

اللہ ورضوانا بینماہم فی رُجُوہم قیسن ائثر
التَّجْوِدِ ذَالِکَ مَثَلُہُمْ فِی التَّوْبَةِ وَفَتْہُمْ فِی الْإِجَابِ
کَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاۃً فَانَزَلَ فَاَسْتَفَلَ فَاَسْتَوٰی عَلٰی
سَوَیۃٍ یُّغِیۡثُ الزَّارِعَ لِیَغْنِیَ بِہُمْ اَکْفَارُہ

۱۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں فرمائی اور سنی میں غار میں اور ابوبکر
اَشِدَّ اَوْ عَلٰی الْکُفَّارِ حضرت عمر بن الخطابؓ میں اور دُحْمَاءَ
حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ میں دَلَّیثَعُونَ فَضَلًا تَمِیۡنُ اللہ ویرہ
حضرت زبیرؓ میں اور بینماہم فی رُجُوہم قیسن ائثر التَّجْوِدِ
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ رسول حضرات ایسے
اَخْرَجَ شَطَاۃً میں شیطا رکھتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کو نیل یا اکوا
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس سنی یعنی رسول اللہ کی مودائی (یعنی طاقت)

کے اہل سنت والجماعت کا اللہ ہی ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے اس
میں بحث و گفتگو کی جائے اجماع کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (باہمی) خلافی
معاظے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا وقوع ہوا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ در حضرت طلحہ حضرت
زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف واقع ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان
میں اختلاف بر بحث نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور فصاحت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن
باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو
روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا
جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معاظے خدا کے
سپرد کرنا واجب ہے

دعا
نعمان علی
سید القادری

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ،
شروء أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، إنه من
يُضِلُّ فلا هادي له .

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك
ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
أجمعين :

فإن الصحابي الجليل معاوية بن أبي سفيان
فإنهم قد ناصبوه العداوة كما ناصبوا كثير
والكراهة والذم ، ذلك العداوة الذي لم

حتى صار من شعارهم الواقعة في صحابة النبي ﷺ والخوض في
أعراسهم ، ومن شعار أهل السنة والسلف وأهل الحديث وعموم الأمة
الترضي على صحابة النبي ﷺ ، والترحم عليهم ، وعدم الخوض فيما
شجر بينهم ، فهم ما بين مجتهد مصيب فله أجران ، ومجتهد مخطئ فله
أجر واحد ، وكلهم مشمول بالثناء الحسن والترضي والتقلعة بنص الكتاب
والسنة المشرفة .

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

ومن الرجال كأيها أبي

في النبي ﷺ والخوض في

أهل الحديث وعموم الأمة

سرسري حتى سبب سبي ﷺ ، وسرسم سيهم ، وعدم الخوض فيما

صحابہ کرام کے درمیان جو مشابہات ہوئے ان میں

وہ سمجھتے تھے اور جنہوں نے غلطی کی وہ ایک لہر

کا مستحق ہے ایست و الجماعت و سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے

الأحادیث النبویة

فصل من معاوية بن أبي سفيان

رواية بسبع

محمّد الأمين الشنقيطي

منحة ذي الجلال والإبطل

فصل من معاوية بن أبي سفيان

بسم

عمر وعبد المنعم سيم

دار الحديث
للتبوية والدراسات

المكتبة الفاسفية

کتاب الاِشْتِاقِ

إلى قواطع الأدلة في أصول الاعتقاد

لإمام الحرمین الجوهري
(۱۱۹-۱۲۷۸ هـ)

مطبعة وتتميم

المستشار

توفيق علي وهبة

مؤلف الكتاب

أحمد عبد الحميد الساج

الناشر

مكتبة الشريعة الإسلامية

المخالف غير جائز، وقد حصل
الإمامين شسوع النوى فلاحتمال

[في]

من انعقدت له الإمامة بعقد
حدث وتغير أمر، وهذا يجمع
الإمامة بفسقه، فانخلاءه من غير
خلعه، وامتناع ذلك، وتقويم
ذلك من المجتهدين عندنا فاعلم

وخلع الإمام نفسه من غير
عليه السلام نفسه فذلك ممكن

من شرائط لإمام أن يكون من أهل الاجتهاد،
غيره في الحوادث وهذا متفق عليه. ومن شرائط الإمام
متصدياً إلى مصالح الأمور وضبطها، فأنجلة في تحيها
هذا، أما حصة... في القاطع المراجعة لا تعدم... الإمامية

امام الحرمین جوینی امام کی شرائط میں سے اسکا اہل
اجتہاد سے ہونا ہے.. (امام حسن کے بعد معاویہ کی
امامت پر امت کا اجماع ہوا معلوم ہوا حضرت معاویہ
مجتہد تھے ورنہ امام حسن ان کو کبھی بھی خلافت نہ سونپتے)

مأجور لاجتهاده ونيتة في طلب الخير ، فهذا قطعنا على صواب على رضى الله عنه وصحة امامته ،
 وأنه صاحب الحق وأن له أجرهن أجر الاجتهاد وأجر الإصابة ، وقطعنا أن معاوية رضى الله عنه ومن
 معه مخطئون مأجورون أجرا واحدا . وأيضا فالحديث الشريف الصحيح عن رسول الله ﷺ أنه
 أخبر عن مارقة تمرق بين طائفتين من أمته يقتلها أولى الطائفتين بالحق ، فمرقت تلك المارقة وهم

سورح : یوں فصاحت سے گفت و گو کرنا کہ جس سے دوسروں کو سمجھ میں آئے۔

بالحق ، وأيضاً الخبر الصحيح عن رسول الله ﷺ

قال أبو محمد : المجتهد المخطيء إذا قاتل على
عالم بأنه مخطيء فهو فئة باغية ، وإن كان
وأما إذا قاتل وهو يدري أنه مخطيء فهذا محارب تلم
لا المجتهد المخطيء ، وبين ذلك قول الله تعالى :
فإن هفت أحدهما على الأخرى فقاتلوا التي تبغي
أخوة فأصلحوا بين أئمتهم (١٦) .

فهذا نص قولنا دون تكلف تأويل ولا زح
عز وجل مؤمنين باغين بعضهم إخوة بعض في ح
بالإصلاح بينهم ، وبينهم ، ولم يصفهم الله عز وجل
وإنما هم مخطئون فقط باغون ولا يهد واحد منهم
يسار ابن سبع السلمي^(١٤٨)، شهد بيعة الرضوان
وأُنزل السكينة عليه ورضى عنه ، فأبو العادبة رضى
أجرا واحدا ، وليس هذا كقتلة عثمان رضى الله
أحدا و لا حارب ولا قاتل ولا دافع ولا زنا بعد اح
فساق محاربون مافكرون دما حراما عمدا بلا تأويل

لفظك

3

المَلِكُ لَا هُوَ وَالنَّحْلُ

پاییز

الإمام أبو عبد الله علي بن أحمد المعروف بابن خزم الظاهري

المحتوى: ستة أجزاء

الجزء الرابع

تحقیق

الذكور: عبد الرحمن عمرو

جہاں تک ممکن ہو

الذكور: ١٠٠ و ١٠٠

٢٠٠٥

راجپنل

۱۳۸۵

امام ابن حزم متوفی 456ھ فرماتے ہیں ہم قطعی طور

ہر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے انکی

لہذا صحیح تھی وہ صاحب حق تھے انکے لئے دو

اجر ہیں ایک اجتہاد کا اجر دوسرا اجتہاد میں مصیب

ہونے کا اجر، اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت

رضی اللہ

تعالیٰ عنہم

معاویہ اور لکے ساتھی (اجتہاد میں) مخطی تھے مگر (اللہ کی طرف سے) اجر دئے گئے ایک اجر...



۱۶۱۔ مَا قَدْ رَآهُ مِنْ أَنْ يُحِيطَ

عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ

بِفَضْلِهِ

۱۶۳۔ فَبِأَلَةٍ عَنْ اجْتِهَادٍ قَدْ

فَانْتَمَ

۱۶۴۔ وَتَعَذُّهُمْ فِي الثَّابِتُونَ

عَنْ يَمِينِهِ مَعَ وَاحِدٍ عَنْ

۱۶۲۔ وَاحْذَرِ مِنَ الْخَوْضِ الَّذِي قَدْ تَرَى

بِفَضْلِهِمْ شَقَا عَزَى لَوْ تَرَى

۱۶۳۔ فَبِأَلَةٍ عَنْ الْجَهْلِ قَدْ ضَلَّ

مَنْشَرُهُ أَنْ يَلْقَى مِنْ يَدِهِ حَزْزَ

فِي ذِكْرِ كَرَامَاتِ

۱۶۵۔ وَكُلُّهُ خَارِفٌ أَيْ عَنْ صَالِحٍ

مِنْ تَابِعٍ لِبَشَرٍ وَتَابِعٍ

امام سفارینی فرماتے ہیں :-

صحابہ کے فضل کیوجہ سے انکے مانین جو کچھ

ہوا اس میں غور و خوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد

کے سبب ہوا رضوان اللہ علیہم اجمعین

أَمَّهُ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : « تَقْتُلُ عِمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ » .

وَقَدْ فَتَّ الْحَسَنُ الْمَدِينِيَّ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةَ ، أَمَّا الْإِسْلَامِيُّ ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِ سَلَمَةَ .

وَقَالَ أَحْمَدُ : لَا أَتَكَلَّمُ فِي هَذَا ، السَّكُوتُ عَنْهُ أَسْلَمٌ .

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ : « وَيَعْرِ عِمَارٌ ، وَ

أَوَّلُ أَمْرِهِ ^(۱) :

« اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

وَمِثْلُ ارْتِجَاؤِهِ عِنْدَ حَفْرِ الْخَنْدَقِ بَقِيَّةُ

« اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ ^(۲) : أَبْنَاءُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَذِيلِ ، قَالَ : لَمَّا

يَحْمِلُونَ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْمِلُ هُوَ

نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ

وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : « وَاللَّهِ

وَقَدْ كَانَ عِمَارًا اشْتَكَى قَبْلَ ذَلِكَ

فَسَمِعَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَتَفَضَّلَ لَبَّيْتَهُ ، وَ

« يَا بَنَ سُمَيَّةَ ، تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ » .

فَتْحُ الْبَيْتِ فِي تَرْجُحِ صَحِيحِ الْجَزَائِي

هَذَا الْمَقَالَةُ فِي تَرْجُحِ صَحِيحِ الْجَزَائِي
أَمَّا الْإِسْلَامِيُّ ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِ سَلَمَةَ .

الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ
٧٩٥ - ٨٥٠ هـ

تَعْقِبُ

أَبِي مَهْشَارٍ

عَلَى بَنِي تَوْحِيدٍ فِي مَكَّةَ

الْمَجْلَدُ الثَّانِي

مُطْبَعَةُ الْمَدِينَةِ

ابن رجب حنبلي نے امام احمد بن حنبل کا مذہب
سکوت قرار دیا ہے... رحمہا اللہ

دعا گو

سمیر القادری

صَحِيحُ مُسْنَدِ
بِشْرَحِ النُّوَوِيِّ

عبد اللہ بن عبد اللہ

الحداد

۲۹ فروری ۱۴۰۲ھ

بیت اللہ

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ
رَسُولِ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ
مَا ظَلَمْتُكَ بِأَثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ

الاطراف والأردال تحزبوا وقصدوه من مصر فوجدوا

حقاً لا خلافته الله عنه خلافتهم

لا

ا

عنهم ومما ورد من ذلك احدا منهم عن العلاء لا منهم جهلوا

اختلاف اهل البيت مع الصحابة في مسائل من العلم وغيرها ولا

البغاء عليه فكلهم معذورون رضي الله عنهم ولهذا اتفق اهل الحق ومن يمتد به في الاجماع على ردة

قبول شهادتهم ورواياتهم وكما عدالهم رضي الله عنهم اجمعين

ف

وأن مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب کے

معذور تھے اللہ ان سب سے راضی ہو اور سب اہل

حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام سے اگر

بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں

رضی اللہ

عنہم اجمعین

اور وہ سب عادل ہیں

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ هَلَالٍ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَوْدَامٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ مَا ظَنَّكَ بِأَنْتَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبَانٍ

صِيحْ مَسْئَلَةٍ
بِشَيْخِ الْإِسْلَامِ

عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
الْحَسَنِ
مَوْلَانَا

الْأَطْرَافِ وَالْأَرْذَالِ تَحْزَبُوا وَقَصْدُوهُ مِنْ مَصْرِفِ عَجْزٍ

تمام صحابہ کرام
مجتہد تھے

اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدنم في مسائل من الدماء وغيرها ولا

لا حلافة لغيره وامام معاوية رضي الله عنه فهو من العدول الفضلاء والصحابه اسجاء رضي الله عنه واما الحروب التي حرت فكانت لكل طائفة شبيهة اعتقدت تصويب أنفسها بسبها وكلهم عدول رضي الله عنهم ومتأولون في حروبهم وغيرها ولم يخرج شيء من ذلك أحدا منهم عن العدالة لأنهم مجتهدون اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدنم في مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص أحد منهم واعلم أن سبب تلك الحروب أن القضايا كانت مشتبهة فلهذا اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة أقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد أن الحق في هذا الطرف

حضرت امیر معاویہ عادل نجباء اور فاضل صحابہ میں سے ہیں رضی اللہ
اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سب سمجھتے تھے کہ عنہم اجمعین
وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب صحابہ تاویل پر
تھے ان جنگوں میں اور کوئی بھی عدالت سے نہیں ٹکتا کیونکہ

وہ مجتہد تھے اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے

﴿الحمد الرابع والعشرون من﴾

کتاب المبطل شمس الدين النخعي

وكتب ما هو له في سنة ١٠٠٠ هـ
صلى الله عليه وسلم في سنة ١٠٠٠ هـ
الطبع في المطبع الكبري والصغير
تم في سنة ١٠٠٠ هـ في سنة ١٠٠٠ هـ
ويجمع السكتات الكبري والصغير
نوي شمس الدين الكبري

﴿مذ﴾ فلتنظر من مفسرنا في سنة ١٠٠٠ هـ
حاشية في سنة ١٠٠٠ هـ

دار الفقه

مطبعة

معاوية رضي الله عنه ما قل عن اعتقاد
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ
له عليه السلام يوماً إذا ملكت أسرا مني
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان
واجب عليه من الاتقياء له لا يجوز أن يفل
الفضل رحمه الله كان ينال منه في الابتداء
موضع قدمه فهو يطوها وتالم من ذلك وقت

حضرت معاوية كاتب وحي

لله أمير المؤمنين الله عليه السلام

میں کے ہیں

في القتل
أ. أن فتنة
م. على في

معاوية رضي الله عنه ما قل عن اعتقاد
كاتب الوحي وكان أمير المؤمنين وقد أخذ
له عليه السلام يوماً إذا ملكت أسرا مني
رضي الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان
واجب عليه من الاتقياء له لا يجوز أن يفل

الفية وأنه برخص له في ر
من إيراد الحديث أن يبر
لأنه قال لو علمت أنه بقا
السوط أشد من فتنة أ

ایم سرخسی حنفی نے بیان کیا ہے کہ

میں نے ہیں کتاب وحي سے وہ امیر المؤمنین تھے

حوالہ اللہ علیہ وسلم نے ان کی پادشاہت کی خیر دہی تھی

جیسا کہ معاویہ نے کہ جیسا کہ پادشاہت نے تو احسان

کریا اللہ ان کی حکومت حضرت مسیحی کے بعد ہے اور وہ

حضرت مسیحی سے مزاحمت میں (مجتہد) مخطی تھے اور

اس پر اس میں اس کے زیادہ بولسا اور صحت نہیں



فتاویٰ نورینہ

جلد اول

مفت محمد رفیع نورانی صاحب
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

مفت محمد رفیع نورانی صاحب
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

مفت محمد رفیع نورانی صاحب
بانی ادارہ فتاویٰ نورینہ

Click For More

<https://archive.org/details/@ozhaibhasanattari>

نمبر ۲: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان

کشتی کرے اور فاسق تک کے کیا وہ

فلس: محمد رفیع

غیب



جو صحابی رحل امیر مصلیٰ
کی کشتی کرے اس کے پیچھے لا پڑنا
مکروہ تحریمی ہے

اسلام مکرم درجہ دیگر: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ انہیں اٹھس ہے کہ حضرت ابو بکر
صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد از نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی و در واجب الاحترام ہیں لہذا ایسے شخص کے پیچھے جتنی کی نذر مکروہ تحریمہ واجب
الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى
الاهل واصحابه واهل بيته وسلم۔

مفت محمد رفیع نورانی صاحب

۶-۲-۶۹ ۱۳۸۹ھ

شیخ الحدیث مفتی ابوالخیر نور اللہ نعیمی فرماتے ہیں
جو شخص معاویہ بن ابی سفیان کو معاذ اللہ فاسق
کہے یا گستاخی کرے اس کے پیچھے مکروہ تحریمی
واجب الاعادہ ہے

فرقہ وہ ہے جو باطل تاویل سے امام کی مخالفت کرے اور اس کی اطاعت خارج ہو جائے جنت اور دوزخ سے مراد ان کے اسباب ہیں اور وہ حضرت عمار کو قتل کرنے والے خارجی تھے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ خوارج کی کے درمیان حکم مقرر کرنے کے بعد ہڑنی مٹی اور یہ حکیم صلین کی جنگ ختم ہوئی۔ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو چکا تھا اس کے بعد خارجیوں کا وہ منہ نہ رہا۔

سنا کے درمیان صلین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور لشکر یہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور بلا ہے جس کی طرف نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت صلین کی جاسکتی کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے۔ فی الواقع حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے



<https://archive.org/details/BohaRHasanattari>

صحیح ہے کہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلین کی جنگ اجتہادی جنگ تھی۔ وہ سب مجتہد تھے ہر ایک اپنے حق پر جانتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت اور لشکر یہ گمان کرتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ اپنے مخالفین کو جنت میں قاتل سمجھتے تھے۔ مگر چنانچہ نفس الامر میں واقعہ برعکس تھا انہی کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مگر ان کو علامت نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ اپنے ظنون کی اتباع جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے۔ میں برسرِ بیکار تھے چونکہ نفس الامر میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس لئے ان کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت مخالفین کو فضاخیز سے بچارا گیا ہے۔ مگر ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کشتہ خنثا ثمة کے مقدس خطاب سے یاد فرمایا ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ معاویہ کو ہم امت دے اے اللہ اس کے باعث لوگوں کو ہدایت دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فقیہ کہا (ترمذی) اس حدیث شریف میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی حق جگہ تھی جبکہ آپ نے مستقبل میں ہونے والی جائز ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔

صحیح الحدیث طارہ ظلام رضوی فرماتے ہیں حضرت

علی و معاویہ کے درمیان جو جگہیں ہمیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے

تھے۔ مولا علی حق پر تھے (اور حضرت معاویہ کی

خطا اجتہادی تھی) اور ہمارے لئے مناسب تھی کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کا

شکار نہ بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے

صحابہ کو کشتہ خنثا ثمة کا خطاب فرمایا ہے۔

فقہیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں
تیسری صورت خطائے اجتہادی سے ایک مومن کا
دوسرے مومن کو قتل کرنا نہ کفر ہے نہ فسق
اور حضرت معاویہ کی جنگ اس تیسری قسم میں
داخل ہے آپ مجتہد تھے اور جب مجتہد خطا کرے
تو کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر ہمارا یہ جواب
معارض کو کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض
مولا علی پر ہی ہوگا کہ انہوں نے حضرت عائشہ
و امیر معاویہ کی جنگوں میں بے شمار مسلمانوں
کو قتل کروایا



سے نہ سرواں میں اس لیے کہ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے
 نہیں سمجھتا مگر دنیاوی جھگڑے میں اسے قتل کر دیا۔ یہ کفر نہیں ہے بلکہ فسق اور گناہ کبیرہ ہے
 جیسے حلال نہ سمجھتے ہوئے شراب پینا اور نماز کا قصد ترک کرنا۔ اور تیسری صورت خطائے
 اجتہادی سے ایک مومن کا دوسرے مومن کو قتل کرنا۔ یہ نہ کفر ہے نہ فسق اور حضرت
 امیر معاویہؓ کی جنگ اسی تیسری قسم میں داخل ہے۔ آپ مجتہد تھے جیسا کہ حضرت ابن
 عباسؓ کے فرمان سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور مجتہد اگر اپنے اجتہاد میں خطا کرے تو اس
 پر کوئی مواخذہ نہیں۔

اگر ہمارا یہ جواب معترض کو تسلیم نہیں تو پھر یہی اعتراض حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ہوگا کہ انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ میں بے شمار مومنوں کو قتل کیا اور کرایا۔ خدائے عزوجل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امیر کبیر

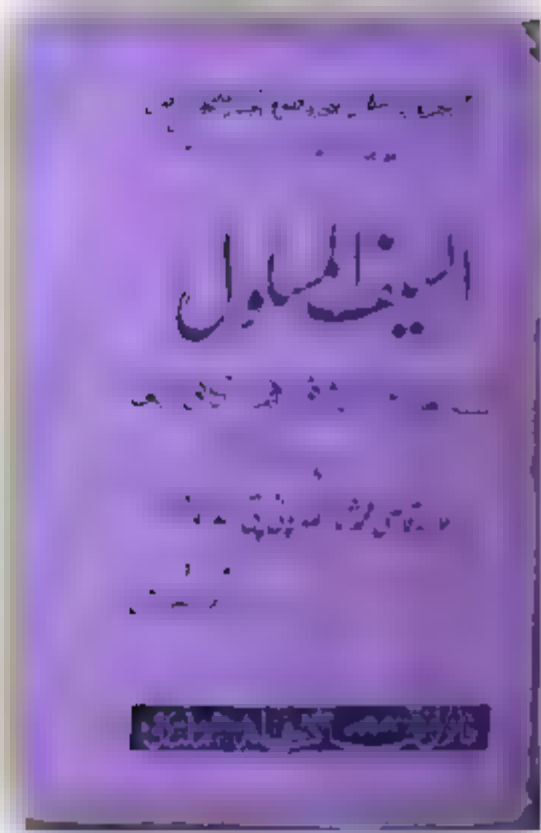
ترجمہ: محمد رفیع
مدرسہ اسلامیہ
لاہور

میں نے اپنے دل سے
سب سے زیادہ سچا اور سچا
کے لئے کہا اور سچا ہی ہے
میرا دل میرا دل ہے

میں نے اپنے دل سے سب سے زیادہ سچا اور سچا کے لئے کہا اور سچا ہی ہے میرا دل میرا دل ہے

میں نے اپنے دل سے سب سے زیادہ سچا اور سچا کے لئے کہا اور سچا ہی ہے میرا دل میرا دل ہے

میں نے اپنے دل سے سب سے زیادہ سچا اور سچا کے لئے کہا اور سچا ہی ہے میرا دل میرا دل ہے



حضرت معاویہؓ کی اجتہادی خطا اور ہر حال اس معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے اجتہادی غلطی ہوئی۔ باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے، جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے، اور حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے، اور انہوں نے بیعت کر لی، تو بغاوت خلیفہ

قاضی شام اللہ پانی پتی فرماتے ہیں ہر حال اس

رضی اللہ عنہ

معاملے میں حضرت معاویہؓ سے اجتہادی خطا ہوئی

رضی اللہ عنہ

باغیوں کی حضرت عثمانؓ پر زیادتی مسلم ہے



اس نزاع نے ایمان | چونکہ حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت کا نہ تھا، بلکہ طلب قصاص
معاویہ پر کوئی اثر نہ ڈالا | کی بنا پر ایک اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے، اس میں ان کو
ایک ذرا اب ملے گا، اس بنا پر معاویہؓ اور ان کے ساتھی گنہگار نہیں قرار دیئے جا سکتے۔
اگر بالفرض حضرت معاویہؓ نے عمداً اور دیدہ دانستہ بغاوت کی تھی، تو بھی ان پر اس
وجہ سے کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا جاسکتا، کہ یہ قرآن پاک کی اس آیت سے انکار

قاضی شامہ پانی پتی فرماتے ہیں حضرت معاویہؓ کا ارادہ بغاوت نہیں تھا بلکہ قصاص عثمان طلب کر رہے تھے جس کی
وجہ سے اجتہادی غلطی کے مرتکب ہوئے اس میں ان
کو ایک اجر ملے گا اور ان کے ساتھی گنہگار قرار نہیں دیئے جائیں گے اور اگر کوئی یہ معاویہؓ پر گستاخی کا فتویٰ صادر کرتا ہے تو وہ قرآن کا منکر ہوگا

روحه : ومن رضى بقتل عمار رضى الله عنه كان حكمه حكمها أى حكم
الفئة الباغية التى قتلته ، ويروى أن معاوية تأول أن الذى قتله هو الذى جاء

به الى منون مقاتله فما قتله الا الله
بقوله فرسول الله صلى الله عليه
المشركين ، ولا يخفى أن حجة مع
قال شيخ الاسلام ابن تيمية قدس
الله عنه هذا هو الصواب . انتهى
والصواب مع أمير المؤمنين أبي
أبي طالب رضوان الله عليهم أجمعين
وأما معاوية رضي الله عنه فهو

حق
 فی
 الس
 أط
 الش

قال
 سل
 له
 ی

رضى الله عنه
 الامير معاوية
 مجتهد حق

أمر ربي أني أكون في البيعة كما فعل الناس ثم يحاكم المدعى عليهم
عندي فأحكم بما أنزل الله فأبى معاوية حتى جرى ماجرى ولا حول ولا
قوة الا بالله العلي العظيم وكان أهل الشام يسمون قتل عمار فتح الفتوح

وأما معاوية رضي الله عنه فهو مجتهد مخطيء وليس له يومئذ في الخلافة حق ومن ثم قال له أبو مسلم الخولاني أنت تنازع علياً

الاصحاب والاهل وجميعهم في النار

سوم : سوره : ۱۰۰ : ۱۰۰ : ۱۰۰

امام السفارینی حنبلی فرماتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد مطلق تھے

شرح الفقه الأكبر
الشيخ حسين بن احمد بن محمد بن الحسين
الطوسي

١٥٤١

١٥٤١

ابن الحسين بن احمد بن محمد بن الحسين
الطوسي

(١٥٤١)

شرح الفقه الأكبر

١٥٤١

ابن الحسين بن احمد بن محمد بن الحسين

شرح الفقه الأكبر
١٥٤١

حقا لعلمه ان ذلك ليس بوقت قبل
وقت الخلفاء قبله كان حقاً لعلمه
صار الامر اليه واظهر واعلن
السداد والرشاد كما مضى من قبله
على السداد والرشاد متبعين لكتابه
الاثمة الأربعة المجمع على
عنهم . وقد روى شريح بن الحارث
نباة عن سعيد بن جهمان قال

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ ثلاثون سنة تم ملك بعد ذلك
فرماتے ہیں امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی الزبیر وعائشة رضي الله
عنهم قال كان علي بن ابي طالب واجتهاد وعلي الامام وكلهم من
اهل الاجتهاد، وقد شهد لهم النبي ﷺ بالجنة والشهادة فدل
على انهم كلهم كانوا على حق في اجتهادهم، وكذلك ما جرى
بين علي ومعاوية رضي الله عنهما كان على تأويل واجتهاد في الله
وكل الصحابة ائمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد اثبتهم من

امام ابو منصور ماتريدي السمرقندي 333هـ فرماتے ہیں حضرت
علي و معاوية کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور
حق مولا علی کی طرف تھا اور امیر معاویہ کی خطا اجتہادی تھی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جواب ۱: یہ جو آیت ہے مَن مَنَعَ مِنْ آيَةٍ دَسَّنِيهَا فَرَأَيْتُمْ تَوَّابًا

یہ ہے کہ جو حکم منسوخ کیا جائے تو وہ کسی دوسرے حکم سے منسوخ کیا جاتا ہے اور وہ حکم ناسخ حکم منسوخ سے ہے باعتبار زمانہ کے حق میں عباد کے اور باعتبار ثواب کے۔ یا حکم منسوخ کے برابر ہو تا ہے حق میں عباد کے نفع اور ثواب کے۔ تو متوہ حلال ہونے کا حکم منسوخ ہوا اور اس حکم منسوخ کے عوض میں یہ دوسرا حکم ہوا کہ متوہ



تو میسا کہ حلال ہونا اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اور متوہ کے حلال ہونے سے متوہ کا حرام ہونا حق و کذب ہونا محرم کا اور تو رشتہ یہ امور متوہ کے حلال ہونے کی صورت میں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ حکم ناسخ جنس سے حکم منسوخ کسی چیز کا بدل ہونا منسوخ کیا جائے اس حکم ناسخ سے کسی چیز کا بدل سے کسی چیز کا حلال ہونا منسوخ کیا جائے تو اس حکم ناسخ سے اشتباہ اور تیار کے حرام ہونے کے عوض میں کوئی دوسری چیز

**حضرت معامیہ کی
خطائے اجتہادی تھی**

اس مقام کی لغزش معامیہ نے اس کی نقل کھوائی تھی۔ اس آیت کی تفسیر میں کی تان بعض روایت بھی درج ہیں۔ لیکن اب اس کے بارے میں علماء و مفت میں خلاف ہے۔

میرزا و درود اور معامیہ و نقشبندیہ کی روایت معامیہ کے حکا کات حسب وفاق جو خطائے نقل و نسخہ پر مبنی ہیں۔ وہ صرف خطائے اجتہادی ہیں۔ یہ نہیں موقوف ہیں حدیث نے بعد ازین روایات

درود کے حضرت امام حسینؑ و حضرت کے ساتھ و کلام روایت ہے حضرات سے کہتا تھا کہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہا کہتے ہیں حضرت معامیہ کی جو جنگیں حضرت علیؑ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں



على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً
﴿ وأجراً عظيماً ﴾ [الفتح : ۲۹] وقوله تعالى
ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين
لومة لائم ﴾ [المائدة : ۴] الآية وقوله
﴿ هم الصادقون ﴾ [الحشر : ۸] وإلى غير
عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال
لا تتخذوهم غرضاً بعدي فمن أحبهم فبحبي
ومن آذاهم فقد آذاني ، ومن آذاني فقد
يأخذه ^(۲۵۹) (و) لكن (لا نفرط في
منهم) كما وقع لفلاة الروافض قبحهم الله

صحابہ کرام کے درمیان
جو کچھ وہ اجتہاد پر مبنی تھا

الني ﷺ قبحهم الله تعالى ويكفي في
الرد عليهم قوله تعالى : ^(۲۶۰) الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا
والآخرة ﴿ الأحزاب : ۵۷ ﴾ كذا ذكره المنلا الساب الزاهد (ونبغض من
يبغضهم) أو واحداً منهم ونسكت عن ذكر ما وقع بينهم فإنه الذي أدى إليه
اجتهادهم قال ابن دقيق العيد في عقيدته : وما نقل فيما بينهم واختلفوا فيه فإنه

امام عبد الغنی الحنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے درمیان

جو کچھ ہوا وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھے

محدث ، تم استأذن عمر ، فأذن له وهو كذلك ، فتحدث ، ثم استأذن
 عثمان ، فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه ، فدخل
 فتحدث ، فلما خرج قالت عائشة : دخل أبو بكر فأتى
 تباله ، / ثم دخل عمر فلم تهتش ولم تباله / ، ثم دخل
 وسوى ثيابه ؟ فقال : « ألا أستحي من رجل تستحي مني »
 وفي « الصحيح » : لما كان يوم بيعة الرضوان ، و
 عنه كان قد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم إلى مكة
 الرضوان بعد ما ذهب عثمان إلى مكة ، فقال رسول
 وسلم / بيده / اليمنى : « هذه يد عثمان ، فضرب
 هذه لعثمان » (٢) .

شرح

العقيدة الطحاوية

مجموع الفتاوى ج ١٠ ص ١٠٠

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

محمد بن عبد الله بن أبي بكر

قوله : (ثم لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه) .

در الفتاوى المستدرك

ش : أي : وثبت الخلافة بعد عثمان لعلي رضي
 عثمان
 زمانه
 قال
 يؤتي

مسلمانوں کے سب سے
 بہترین بادشاہ امیر معاویہ

بؤة ثلاثون سنة ، ثم

سنين وتسعة أشهر ، وخلافة الحسن ستة أشهر . وأول ملوك المسلمين
 معاوية رضي الله عنه ، وهو خير ملوك المسلمين ، لكنه إنما صار إماماً
 حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة ، فإن الحسن
 حقاً لما فوض إليه الحسن بن علي رضي الله عنهما الخلافة ، فإن الحسن
 رضي الله عنه بايعه أهل العراق بعد موت أبيه ، ثم بعد ستة أشهر فوض

امام ابن ابی العز حنفی 792ھ فرماتے ہیں امیر
 معاویہ ^{رضی اللہ عنہ} مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور وہ مسلمانوں
 کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکریم ایمان اتباع

اور اسلام ہے

نام و نسب

حضرت امیر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب

نام و نسب کی تحقیق

نصیر الدین محمد بن علی

گیلانی پشاور درگاہ کولہ شریف

Marfat.com

بہر حال وہ جملہ امور اور بدعات جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں

لغات قرین انصاف و دانش مندی نہیں اور ابن سب کے باوجود جناب

طالع کر یا دود انکار تارکات اور فضول تشریحات سے کاڑھ مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہ عظیم ہے

بلکہ مینے خیال کے مطابق توہین صحابیت رسول کریم ص ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب

خواہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ از خود موجب کفر و الحاد ہے۔ رب العزت میں اپنی بیت اور صحابہ کرام

وہ جسے عقیدت و محبت رکھنے کی توفیق ارزانی فرماتے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اندر کس میں صحابی کا یہ مرتبہ و مقام تھا جس کی اتنی ہی عزت و تکریم کرنے کی اجیت و توسیق

طالع کر یا دود انکار تارکات اور فضول تشریحات سے کاڑھ مشرک ثابت کرنا نہ صرف گناہ عظیم ہے

بلکہ مینے خیال کے مطابق توہین صحابیت رسول کریم ص ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب

پیر نصیر الدین شاہ لکھتے ہیں حضرت معاویہ کی توہین کرنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
توہین صحابی رسول ہے اور عظیم گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ و اہل بیت دونوں سے محبت رکھنے کی توفیق
عطا فرمائے آمین اور جس صحابی کا جو بھی مرتبہ ہو اس کی عزت
و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین کیونکہ یہی اسلام ہے یہی ایمان ہے اور یہی اتباع ہے

اللَّهُ وَرَضَوْنَا بَيْنَهُمْ فِي رُجُؤِهِمْ قِسْمَ الشَّجَرِ
الَّتِي فِي ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْبَةِ وَمَقْصَدُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ
كَزَرِيعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَأَنْزَلْنَا فَاسْتَفْلَطَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ
سَوْبِهِ لِيُعْلَمَ أَنَّ رَاعِيَهُ لِيُعْظِمَ بِهِمُ الْكُفَّارَةَ

۱۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں مومن کی اور سنی میں غار میں اور اہل
اشیاء اور علی الکفار حضرت عمر بن الخطابؓ میں اور رحمۃ اللہ
حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ میں دیکھتے تھے فَضْلًا تَمِنَ اللَّهُ دَرِيْعَهُ
حضرت زبیرؓ میں اور بینا ہونے میں رُجُؤِهِمْ مِنْ أَشْرَ السَّجْدِ
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جمعین) یہ رسول حضرات ایسے
اَخْرَجَ شَطَاةً میں شیطانی رکھتی کی سب سے پہلی نکلنے والی کو نیل یا کوا
سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ نے اپنے رسول
یعنی اللہ عنہ کے ذریعہ اس سنی یعنی رسول اللہ کی مومنائی (یعنی طاقت)



غذاء الطالبن

ترجمہ

میری خدمت میں کائنات کے سب سے بڑے حکیم اور
لے توجہ و تکرار سے
دوبلہ شہرت شہرت صدیقی بریلوی شہرت
میں

ارشاد برادر

۱۵۰۰ سیکڑے نور کی کتاب سو بولانی نئی دلی

۱۔ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے اس
میں بحث و گفتگو کی جائے اجماع کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن کو بیان کرنا اور ان کے (اہل حقانی
معاظے کو خدا کے سپرد کرنا واجب ہے جس طرح بھی ان کا دُور ہو جائے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ در حضرت طلحہ حضرت
زبیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف واقع ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ان
میں بحث و گفتگو نہ کرے اور زبان کو بند رکھے ہر صحابی کی بزرگی اور فصاحت کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

حضور غوث اعظم فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے جن
باتوں میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے ان سے زبان کو
روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئی سے زبان کو بند رکھا
جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیے جائیں اور ان کے معاظے خدا کے
سپرد کرنا واجب ہے

امام ابوالشکور سالمی فرماتے ہیں باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا وہ تاویل کرتے تھے

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

371 خلافت و امامت کا بیان

تمہید (ابوالشکور سالمی) حضرت علی کی حمایت میں جنگ کرتے۔
ہاں (ان سب باتوں کے باوجود) ہم کہتے ہیں کہ باغی کی نہ ہم تکفیر کرتے ہیں نہ
تقصیق اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وان طوائفان من المؤمنین اقتتلوا" یعنی
دووں گروہوں کو مؤمنین فرمایا اور دو گھاتے یہی حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے
تفکری ہیں۔
اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ان
ابنہی هذا سید مصلح اللہ بہ بین الفتنین من المؤمنین" یہ میرا بیٹا سردار ہے اور

تمہید ابوالشکور سالمی
رحمۃ اللہ علیہ
دعا کا طلبگار
سمیر القادری
نعمان علی

ہم کہتے ہیں کہ باغی کی تفصیق نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اس کی شہادت بالاتفاق جائز ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ باغی اپنے دعویٰ میں مآذول ہوتا ہے۔
باغی کسے کہتے ہیں؟

باغی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے شبہ کے ساتھ اور حضرت معاویہ کو اپنے
دعویٰ میں شبہ ہو گیا تھا اور وہ تاویل کرتے تھے اور تاویل کرنے میں ان لوگوں نے خطا کی اور
ان کی خطا کبیرہ گناہ نہیں حتیٰ کہ مرتکب کبیرہ کی تفصیق کی جائے یا تکفیر۔

پھر حضرت معاویہ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے حضرت طلحہ حضرت زبیر
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے متعلق ہم اس بات کا وہم
بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بدیدہ و دانستہ ایسے امر کے مرتکب ہوں جو موجب فسق و کفر ہو یا جو یکہ
یہ لوگ اہل دیانت اور صاحب فقاہت و دانش تھے پھر اس پر اصرار بھی کریں حالانکہ یہ سب عادل
اور فقیہ و مجتہد تھے اور اس لیے بھی کہ باغی کی جانب سے ایام جمعہ جماعت صلوٰۃ حج اور
تولیت قضا وغیرہ کی ولایت جائز ہے ثابت ہوا کہ وہ فاسق نہیں تھے۔

CLICK FOR MORE BOOKS

For More Books

امام کمال بن ابی شریف ابن الصمام فرماتے ہیں علی رضی اللہ
ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین جو جنگیں ہوئیں وہ تعالیٰ عنہم
اجتہاد پر مبنی تھی وہ حضرت عثمان کے قصاص اور اجماعین

قاتلین کو امیر معاویہ اور ان کے ساتھی طلب کر رہے تھے حضرت معاویہ کا جھگڑا خلافت کیلئے نہیں تھا

اللہ عنہ لمعاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العہودۃ (کان مبغیا علی الاجتہاد)
من کل منہما (لا منازعة من معاویہ) رضی اللہ عنہ (فی الامایۃ اذ ظن علی)
رضی اللہ عنہ (أن تسلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم
بالسکریۃ الی اضطراب أمر الامۃ) للظن الی ہا انتظام کما أهل الاسلام
(خصوصا فی بدایتہا) قبل استحکام الامر فیہا (فرأی التفسیر) ائی تأخیر
تسلیمہم (أموب الی أن یحقق التکون) منہ (و یقتلہم) أولا فأولا (کان یضرب
عزم علی الخروج علی علی وقتلہ لما تالی یوم الجمل بأن یمرج عنہ قتلة عثمان
علی ما قبل فی القصة من کلام الاشرار فی ان صبح) ذلک (واللہ أعلم) أم صبح
هو أم لا وقد کان الذین نالوا علی قتل عثمان رضی اللہ عنہ وحصرہ جوعا جمع من
أهل مصر قبل التسم ألف وقیل سبعمائة وقیل خسمائة وجمع من الکوفة وجمع من
البصرة قدموا کلہم للعدیۃ وجرى منہم ما یرى علی قد ورد تسمہم وہم وعشارم
نحو من عشرة آلاف فهذا هو الحلال لعل رضی اللہ عنہ علی السکتب من التسلیم
(أو) أمر آخر وهو (أنہ) یعنی علیا رضی اللہ عنہ (رأى أنهم) ائی قتلة عثمان
رضی اللہ عنہ (بنات) جمع بلغ (أما ما أتوا) من القتل (من تأویل قبلہ استعظوا
بہ دم عثمان) ورضی اللہ عنہ (لا نکاحہ علیہ أمرا غدا أنا مسعة لما قبلہ

اللہ عنہ لمعاویہ ومن معہ لما بینہما من بذوة العہودۃ (کان مبغیا علی الاجتہاد)
من کل منہما (لا منازعة من معاویہ) رضی اللہ عنہ (فی الامایۃ اذ ظن علی)
رضی اللہ عنہ (أن تسلیم قتلة عثمان) علی الفور (مع کثرة عشارم واختلاطهم
(مر الاول للعالم کثیر) من اللہ ورحمہم اللہ تعالیٰ (ال أن قتلة عثمان لم یکنوا

کتاب المسامیرۃ

فی شرح المسامیرۃ
للکمال بن ابی شریف بن الصمام
فی عام الکلام

مع حاشیۃ زین الدین قاسم علی المسامیرۃ مفصلاً بجدول
المسامیرۃ فی شرح المسامیرۃ
وشرحه الشیخ

الجزء الاول والثانی

الکتبۃ الذہریۃ للتران
بمکة المکرمین

● ر: بَشَاءَ، كَذَّبَهَا: حَسَنَ خُلُقَهُ.

و: بَاءٌ كَذَمًا: اسْتَقْصَى عَلَى غَرَمِهِ: وَالْبِضَاءُ، بِالْكَ
اسْتِقْصَاءُ الْخِصَاءِ، وَخِصَاءُ اللَّحْيَةِ وَبِضَاءٌ وَلَبَاءٌ. وَيُقْرَأُ
خِصْبِي بِصِيٍّ. وَمَا فِي الرَّمَادِ بِضُوءٌ، أَي: شَرَرُهُ وَلَا جَدُّ
وَبِضُوءٌ: ع.

• ي: بُنْسِي، كُرِّي رَهْدِي: تَبِلَادِ بَجِيلَةَ، أَوْ وَادِ.

● ي: الباطية: الناجوذ. وَحَكِي سَيِّئُهُ الْبَطِيَّةُ، بالكسر،
عَلَّمَ لِي بِمَوْضُوعِهَا^(١)، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبْطِئْتُ: نَعَتْ
أَبْطِئْتُ^(٢).

●و: بَعَا: لَحْمُهُ يَبْطُو يَبْطُو: اكْتَشَرَ، وَتَرَكَبَ. وَالْبَطْ بِالضَّمِّ: لَحْمَاتُ مُتَرَكَبَاتٍ، رَحِيطَةُ الْمَرَأَةِ وَبَطِيتُ: إِنَاءٌ

● (و: البَعْرُ: الجَنَابَةُ، والجُزْمُ، وقد بَعِيَ، كَثُرَ وَذَعَا وَرَ،
والعَارِيَةُ، أو أن تَسْتَعِيرَ كُلِّيًّا نَصِيذًا بِهِ، أو فَرَسًا ثَابِتًا عَمَّا
كَالَاسْتِئْجَاءِ. وَأَبْعَاءُ قَرَسًا: أَخِيلُهُ. وَبِعَاءُ يَبْعَوْنَ: قَمَّةُ
وَأَصَابَ مِنْهُ، وَبِالْعَيْنِ: أَصَابَتْ بِهَا، وَ- عَلَيْهِمْ شَرٌّ: سَأَفُهُ

● وَبِمَا الشَّيْءُ بَغْوًا: نَظَرَ إِلَيْهِ كَيْفَ هُوَ. وَالبَغْوُ: مَا يَهْجُرُ مِنْ شَجَرِ الْعَرْطِ^(١) وَالسَّلَامُ. وَالبَغْوَةُ: الطَّلَعَةُ تَنقُتُ قَدَّ بَيْضَاءِ، وَالثَّمَرَةُ قَبْلَ بَيْضَاجِهَا. وَبَغْوَانٌ: إِهْبِيسَاهُورَ وَالبَغْوِيُّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودِ الْفَرَّاءِ، مَنْسُوبٌ إِلَى بَغْدَادٍ وَذَكَرَ.

لفظ بائی کا اطلاق

القَامِ مِنَ الْمَحِيطِ

ملک

العلامة الأعزى محمد بن محمد بن عبد القادر القادر

(المطبعة العامة - القاهرة ١٩٧٢ م)

2004

تلك الحروف العظيمة والخطوط العريضة

پاکستان

محمد عيسى بن محمد بن يوسف

طبعة تحت ملاحظة مطبعة

وہاگو

سمیر القادری

نعمان علی

صلى الله عليه وسلم

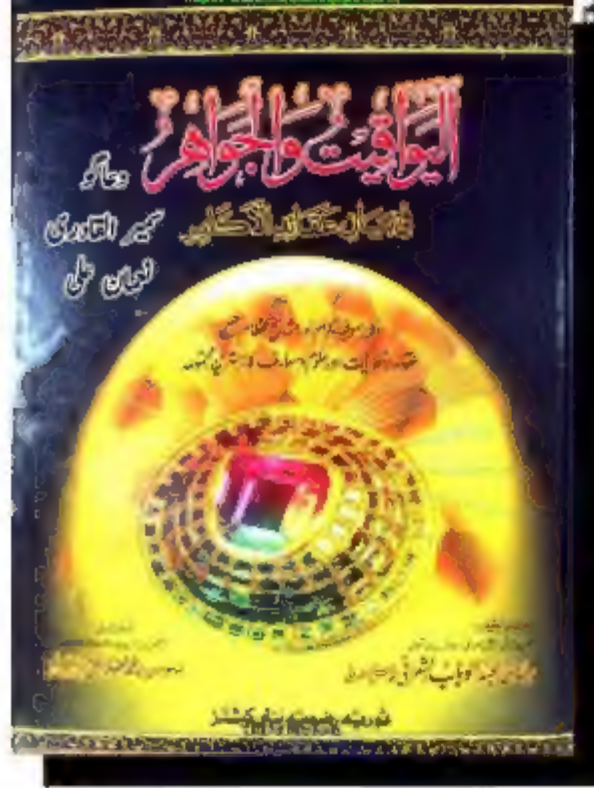
لفظ باغی

کا اطلاق

وَأَسْبَغُوا: اسْتَحْيَا، وَ- مِنْ الشَّيْءِ: تَوَكَّدَ بَعْضُهُ. وَبَنَى بْنُ
مُخْلِدٍ، كُرْضِي: حَافِظُ الْأَنْدَلُسِ. وَبَقِيَّةٌ: مُخَدَّتٌ ضَعِيفٌ.
وَبَقِيَّةٌ وَبَقَاءٌ: اسْمَانِ. وَأَبْقَيْتُ مَا يَبْقَى: لَمْ أَبَالِغْ فِي إِفْسَادِهِ،
وَالْإِسْمُ: الْبَقِيَّةُ. ﴿وَأُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفُسَادِ﴾^(١٠)، أَيِ:
(بَقَاءٍ، أَوْ قَهْمٍ. وَبَقَاءٌ بَقِيًّا: رَحْمَةً، أَوْ نَظَرًا إِلَيْهِ، وَارِيَّةً يَأْتِيهِ.

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت سے معنی بیان کیئے جس میں ایک لفظ طلب کرنا بھی ہے (یعنی جیسے معاویہ نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیا) امیر معاویہ مجتہد تھے اس وجہ سے یہاں پر یہی معنی مراد لیا جائے گا۔۔۔ اور لفظ باغی کا اطلاق صرف امام حسن کی صلح تک محدود ہے

رضی اللہ
تعالیٰ
عنہم



جانی لوگ وہاں کا صاحب ہے۔ اور نام آسانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مدیم رسالے میں فرماتے ہیں ہم پر فیتہ رکھتے ہیں اور ان کی آراء ہمارے نزدیک ہمارے نفسوں کے لئے ہماری آراء سے

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

چوالیسویں بحث

مشاجرات صحابہ کرام کے متعلق

یہ جان کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات کے متعلق لب کشائی سے رکنا واجب ہے اور یہ اعتقاد واجب ہے کہ وہ سب برابر پائے گئے ہیں۔

اور یہ اس لئے کہ اہل سنت کا اتفاق ہے کہ وہ سب عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی فتوں میں ملوث ہو یا انہیں ہو۔ جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور انہیں جمل کے دور کا قہر ہو یہ سب کچھ واجب ہے کہ ان کے متعلق حسن ظن کے وجہ سے انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے۔ کیونکہ ان امور کی بنیاد اس پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا درست ایک ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ مایوس ہے۔

عدالت صحابہ کرام کا مفہوم

ابن الاثیر نے کہا کہ ان کی عدالت سے مراد ان کے لئے عصمت کا ثبوت اور ان سے عصمت کا محال ہونا نہیں۔ مراد صرف یہ ہے کہ اسباب عدالت کی بحث اور ان کے تزکیہ کی طلب کے تکلف کے بغیر ہمارے دین کے احکام کے متعلق ہمارے لئے ان کی روایات قبول ہیں۔ اور بحمدہ تعالیٰ آج تک ہمیں ایسی کسی چیز کا ثبوت نہیں ملا جو ان کی عدالت کو مخدوع کرے۔ پس ہم ہی کو لازم کرتے ہیں جس پر کہ یہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں تھے۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ثابت ہو۔ اور بعض اہل سیر جو کچھ ذکر کرتے ہیں لائق التفات نہیں۔ کیونکہ یہ صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہے تو اس کی کوئی صحیح تاویل ہے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ برابر ہے کہ کوئی بھی فتوں میں ملوث ہوا جیسے حضرت عثمان و حضرت معاویہ اور دور جمل۔ اور واجب ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معذور بلکہ مایوس ہے